SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, April 2, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty minutes past ten in the morning on 2nd April, 1997 with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

و للّٰه ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض۔ و کفیٰ باللّٰه وکیلا O
ان یشا یذھبکم ایھاالناس و یات باٰخرین و کان اللّٰه علیٰ ذلک
قدیرا O من کان یرید ثواب الدنیا فعنداللّٰه ثواب الدنیا وا لاٰخرة
و کان اللّٰه سمیعاً بصیرا O

ترجمہ: اور (پھر سن رکھو کہ) جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے اور خدا ہی کارساز کافی ہے ۔ لوگو اگر وہ چاہے تو تم کو فنا کر دے اور (تمہاری جگہ) اور لوگوں کو پیدا کر دے اور خدا اس بات پر قادر ہے ۔ جو شخص دنیا (میں عملوں) کی جزا کا طالب ہو تو خدا کے پاس دنیا اور آخرت (دونوں) کے لئے اجر (موجود) ہیں اور خدا سنتا دیکھتا ہے ۔

و آخرو دعوٰنا ان الحمد للّٰه رب العالمین

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, April 2, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty minutes past ten in the morning on 2nd April, 1997 with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

و للّٰہ ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض۔ و کفیٰ باللّٰہ وکیلا O
ان یشا یذھبکم ایھاالناس و یات باٰخرین و کان اللّٰہ علیٰ ذلک
قدیرا O من کان یرید ثواب الدنیا فعنداللّٰہ ثواب الدنیا وا لاٰخرۃ
و کان اللّٰہ سمیعاً بصیرا O

ترجمہ: اور (پھر سن رکھو کہ) جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے اور خدا ہی کارساز کافی ہے ۔ لوگو اگر وہ چاہے تو تم کو فنا کر دے اور (تمہاری جگہ) اور لوگوں کو پیدا کر دے اور خدا اس بات پر قادر ہے ۔ جو شخص دنیا (میں عملوں) کی جزا کا طالب ہو تو خدا کے پاس دنیا اور آخرت (دونوں) کے لئے اجر (موجود) ہیں اور خدا سنتا دیکھتا ہے ۔

و آخرو دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین۔ Questions ۔ سوال نمبر 15 انور بھنڈر صاحب۔

15 . *Ch . Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the names of the Officers Associations of P.I.A;

(b) whether these associations have any bargaining rights on behalf of the members: and

(c) the role C.B.A. of the P.I.A. employees plays in respect of officers of the P.I.A ?

Minister for Defence : (a) Names of the Officers' Associations of PIA are given as follows :-

(i) Pakistan Airline Pilots Association (PALPA)

(ii) Flight Engineers National Association (FENA)

(iii) PIA Senior Staff Association (PIASSA)

(iv) Society of Aircraft Engineers of Pakistan (SAEP)

(v) Aircraft Technologists Association of Pakistan (ATAP)

(b) Legally, these associations have no bargaining rights on behalf of their members.

(c) CBA does not play any role in respect of officers of the corporation.

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب والا ! میں نے یہ سوال کیا تھا کہ آفیسرز ایسوسی ایشنز کے نام کیا ہیں اور کیا ان کو کوئی bargaining power ہے یا نہیں۔ جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ آفیسر ایسوسی ایشنز ہیں اور یہ bargaining agent نہیں ہیں۔ اگر یہ بارگیننگ ایجنٹ نہیں

ہیں تو ان کے حقوق مراعات یا ان کی duties کے متعلق negociations کون کرتا ہے؟

جناب چیئرمین ۔ اس کا جواب کون دے گا who is going to reply on behalf of the Minister.

Mr. Gohar Ayub Khan: Mr. Chairman, I have not received any notice on it neither am I holding this portfolio.

چوہدری صاحب آ گئے ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب سوال دہرا دیں۔ میں اندر سن رہا تھا۔

جناب چیئرمین۔ پندرہ نمبر سوال ہے۔ یہ پی آئی اے کے بارے میں ہے۔ انہوں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ یہ جو Pilots, Engineers Representative Associations ہیں' اگر ان کو bargaining rights نہیں ہیں تو ان کے behalf پر bargaining کون کرتا ہے۔ یعنی ان کے حقوق کے لئے کون جدوجہد کرتا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین ۔ ظاہر ہے جناب والا کے آفیسرز ایسوسی ایشنز کے نمائندوں کا وقتاً فوقتاً پی آئی اے کی انتظامیہ سے رابطہ رہتا ہے۔ ان کے پاس صرف ایک گریڈ سے چار گریڈ تک ایجنٹ کے طور پر جو کام کر رہے ہیں صرف وہ پاورز نہیں ہیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب والا! عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ جو ایسوسی ایشنز بنتی ہیں' یہ لیبر کی ایسوسی ایشن وغیرہ' اور انہیں bargaining agent declare کیا جاتا ہے۔ اگر ان کے پاس bargaining power نہیں ہے یا یہ bargaining agent نہیں ہیں تو پھر پی آئی کی ان تمام ایسوسی ایشنز کو recognize کرنے کا' PIA Organization کا کیا مطلب ہے۔

چوہدری شجاعت حسین ۔ جناب والا! یہ ایسوسی ایشنز کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان کے کوئی الیکشن نہیں ہوتے اور ان کے ساتھ اس طرح کا رابطہ پی آئی اے کا نہیں ہوتا۔ بہرحال یہ تجویز اچھی ہے۔ ان کے ساتھ اس طرح کا رابطہ ہونا چاہیئے تاکہ ان کے جو مسائل ہیں وہ پی آئی اے حل کر سکے۔ یہ اچھی تجویز ہے اس پر غور کیا جائے گا جناب۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب رضا ربانی صاحب ۔

میاں رضا ربانی ۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ میں فاضل وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ پچھلے دو ہفتوں کے اندر جو Officers Associations ہیں ان کا باقاعدہ الیکشن ہوا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب وزیر داخلہ صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین ۔ ظاہر ہے کہ ان کے الیکشن ہوئے ہوں گے اپنی ایسوسی ایشن کے ۔ لیکن پہلے میں نے گزارش کی ہے کہ جس طرح ایک گریڈ سے چار گریڈ تک سی بی اے ہے ۔ جیسے پیپلز یونٹی وغیرہ ہیں یہ اس گریڈ میں نہیں آتے کہ جن کے ساتھ یہ day to day bargaining agent کے طور پر کام کر سکتے ہیں ۔ یہ Officers Associations ہیں ۔ ایک طرح سے ان کے پریشر گروپ بنتے رہتے ہیں یہ آپس میں ایسوسی ایشن رہتی ہیں لیکن ان کے ساتھ پی آئی اے کا کوئی رابطہ نہیں ہوتا ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب آفتاب شیخ صاحب۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, my question is, I have had a personal experience, sir, see No. 2: Flight Engineers National Association It is not announced in the paper, sir, theywere on strike and the flight was cancelled.

جناب چیئرمین ۔ یہ اصل میں نیشنل نہیں ہونا چاہئیے Flight Navigators, it can't be national.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب میری عرض سنیں۔

Flight Engineers, there are certain Flight Engineers posted on some of the planes , specially and since they had gone on strike, the flights were cancelled. I went to the airport and found that there is no flight going because of the strike of these people. I mean this also is not covered by Industrial Relations Ordinance, 1969. There can be only one bargaining agent and for officers there is no

provision absolutely. So, these all associations , in fact,they are a sort of black mailing type of associations. They are black mailing the whole organization. They are getting big perks, big allowances, they are negociating, they go on strikes, it is high time that the Minister concerned should take some notice of this because the PIA has been making lot of payments towards these perks, allowances and all that and these associations have been working againstthe interest of PIA.

جناب چیئرمین۔ جی جناب وزیر داخلہ صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ ٹھیک ہے جناب' انہوں نے جو تجویز دی ہے اس پر غور کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب تاج حیدر صاحب۔

جناب تاج حیدر ۔ جناب عالی! مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ جیسے Pakistan AirlinePilots Association or Engineers Navigated Associationہے ' تو نہ صرف یہ کہ یہ منتخب انجمنیں ہیں ملازمین کی بلکہ international جو انجمنیں اور فیڈریشنز ہیں' یہ ان کی باقاعدہ ممبر ہیں اور Pakistan Airline Pilots Association جو تھی وہ host تھی چند ماہ قبل ایک International Conference کی جس میں کہ تقریباً 85 ممالک کی پائلٹ ایسوسی ایشنز شریک تھیں۔ یہ بہت اہم کام کر رہی ہیں' میں سینیٹر آفتاب شیخ کے اس تاثر کی تردید کرنا چاہتا ہوں۔

دوسری چیز یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جناب وزیر کی توجہ کے لئے کہ ان میں سے کئی ایسوسی ایشنز کی اپنی ہاؤسنگ سوسائٹیاں ہیں' جن کو حکومت سندھ نے زمین دی ہے تا کہ وہ اپنے رہائشی منصوبے شروع کر سکیں' نگران حکومت نے وہ تمام کی تمام کینسل کر دی تھیں' ان لوگوں کے ہاؤس بلڈنگ کے loan بھی arrange ہو چکے تھے اور میں جناب وزیر کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ وہ اس مسئلے پر نظرثانی کریں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب وزیر صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین ۔ جناب والا! یہ ایسوسی ایشنز جو ہیں یہ رجسٹرار کوآپریٹو

سوسائٹی کے تحت رجسٹرڈ ہیں تو جو معزز سینیٹر نے تجویز دی ہے، میں چیک کر کے آپ کو بتا دوں گا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب ڈاکٹر حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال ہے کہ ایسوسی ایٹنز میں بڑی بے چینی پائی جا رہی ہے کہ جو ملازمین پچھلی حکومت میں رکھے گئے ہیں، یہ ان کو نکال رہے ہیں، خاص طور پر بلوچستان میں پچھلی حکومت نے پہلی بار کوئی 30-20 آدمی بھرتی کئے تھے، پچاس کے قریب آدمی پہلی بار بھرتی ہوئے ہیں۔ حالانکہ وہاں کافی ائیرپورٹس ہیں، تربت جو ہے وہاں پر پورے پاکستان میں سب سے بڑی flights کی transaction ہوتی ہے ۔ ہمارے چند لوگ بڑی مشکل سے پی آئی اے میں ملازم ہوئے تھے، اور ابھی تک کچھ بیچارے daily wages پر ہیں۔ میں وزیر صاحب سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ ملازمین جو پچھلی حکومت نے رکھے ہیں سارے ملک کے اندر، کیا آپ کی پالیسی یہ ہے کہ آپ ان کو نکال رہے ہیں، خاص طور پر بلوچستان سے -----

جناب چیئرمین۔ حئی صاحب اس کا اس سوال سے کوئی تعلق ہے، ایسوسی ایٹنز کے بارے میں جو سوال ہے، اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ جناب سوال یہ ہے کہ ایسوسی ایٹنز میں کام کر رہے ہیں، ان کی bargaining agency بھی ہے، ان کو اختیار ہے، ان میں بڑی بے چینی ہے کہ آج نکالے جاتے ہیں کہ کل نکالے جاتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال، کیوں جی منسٹر صاحب اس کا تعلق تو نہیں بنتا if you want to reply تو جواب دے دیں۔

چوہدری شجاعت حسین ۔ جناب والا! جہاں تک بلوچستان کا تعلق ہے یہ بالکل درست ہے کہ وہاں سے تو بہت کم لوگ آتے ہیں۔ اس لئے ان کو نکالنے کے بارے میں کچھ نہیں ہو گا، کوئی بہت زیادہ ہی irregularities نہ ہوئی ہوں۔ بہرحال ان کو میں assure کرانا چاہتا ہوں۔ بلوچستان سے جب درخواستیں آتی ہیں تو وہاں سے ان کے کوٹے کے مطابق لوگ apply ہی نہیں کرتے۔

جناب چیئرمین۔ جی رضا ربانی صاحب آخری ضمنی سوال۔

Mian Raza Rabbani: Sir, it was in connection with the persons, you said it is not related, therefore, I would not raise it.

جناب چیئرمین۔ یہ جو ایسوسی ایشنز کا معاملہ ہے ' اصل میں انہوں نے لکھا ہے کہ legally these associations have no bargaining rights تو یہ جو ایسوسی ایشنز ہیں they are probably not registered under the IRO ۔ یعنی جو حقوق ' قانونی حقوق ہوتے ہیں 'لیکن otherwise یہ bargain کرتے ہیں ' ان کی باقاعدہ agreements ہوتی ہیں ' PALPA اور پی آئی اے کی باقاعدہ agreements ہوتی ہیں اور اس agreement کے تحت پھر کام چلایا جاتا ہے۔ یعنی یہ سارا کچھ ہوتا ہے لیکن legally these associations have no bargining rights یعنی قانون کے ذریعے جو IRO کے تحت ان workers کو rights دیئے جاتے ہیں ' اس کے تحت نہیں ہیں ' otherwise یہ سب کچھ کرتے ہیں۔

جی next سوال نمبر 16 انور بھنڈر صاحب۔

16. * Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to privatise the Pakistan Railways, if so, the progress made so far in this regard; and

(b) the target to be achieved by Pakistan Railways till 30th June, 1997?

Ch. Shujaat Hussain: (a) The following proposals have been approved by the Cabinet in January, 1997 regarding privatization in Railways;

(i) All the establishments which are not directly connected with the Railway business may be privatised in association with the Privatization

Commission. This will include the following:

-- Concrete Sleeper Factory Kotri.

-- Concrete Sleeper Factory Sukkur.

-- Concrete Sleeper Factory Shaheenabad, Sargopdha.

-- Concrete Sleeper Factory Kohat.

-- Steel Shop Lahore.

The staff employed in these establishments would be absorbed by the Railway system against the available vacancies and hence no golden hand-shake with the employees will be necessary.

(ii) With a view to pursue the Open Access Policy which is already approved by the Government, private entrepreneurs may also be allowed to operate private intercity passenger trains on the following routes :-

-- Karachi - Hyderabad.

-- Hyderabad - Mirpur Khas.

-- Hyderabad - Badin.

-- Lahore - Narowal - Chak Amru.

-- Lahore- Sialkot - Narowal .

-- Lahore - Kasur.

-- Bahawalnagar - Fort Abbas.

-- Mirpur Khas - Nawabshah.

-- Quetta - Bostan - Chamman.

-- Rawalpindi - Peshawar.

-- Peshawar - Landi Kotal.

(iii) To privatise some of its major activities which include :-

--Ticketing of selected inter-city routes.

--Parcel services between major urban centres such as Karachi-Lahore, Karachi - Faisalabad and Karachi - Multan.

-- Washing and cleaning of passenger coaches.

-- Janitorial services on major stations.

(iv) Railway's schools may be privatized.

Necessary preliminary work is in progress and will be implemented in association with the Privatization Commission as soon as possible.

(b) Following targets are expected to be achieved by 30th June, 1997:-

(i) Modalities for privatization of 5 factories will be settled with Privatization Commission.

(ii) Modalities for privatization of inter-city passenger trains will be developed.

(iii) Washing and cleaning contract of passenger coaches at Lahore, Faisalabad and Wazirabad will be awarded to the selected party.

(iv) Ticketing of at least one of the selected inter-city routes will be privatised.

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب والا! میں نے ریلویز کے بارے میں سوال کیا ہے کہ اس کی privatization کی پالیسی جو ہے، کیا کیا privatize کر رہے ہیں۔ نگران حکومت نے کچھ فیصلے کئے تھے کہ ان روٹس (کراچی۔ حیدر آباد، حیدر آباد ۔ میرپور حیدر آباد۔ بدین، لاہور۔ نارووال، لاہور ۔ قصور، بہاول نگر ۔ فورٹ عباس، کوئٹہ ۔ بوستان چمن ، راولپنڈی۔ پشاور، پشاور۔ لنڈی کوتل)

with a view to pursue the Open Access Policy which is already approved by the Government, private entrepreneurs may also be allowed to operate private intercity passenger trains on the following routes;

تو کیا ان میں سے کسی ایک روٹ پر بھی کوئی ٹرین چلائی گئی ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! ابھی تک کسی پارٹی نے کوئی offer نہیں دی ۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہاں پر ٹرین چلائیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! حکومت نے اس کے متعلق کوئی اشتہار دیا یا کسی party کو invite کیا یا کوئی پہلے جیسے فیصل آباد، لاہور، لاہور فیصل آباد ہوا تھا یا لاہور نارووال ہوا تھا، لاہور نارووال بھی loss میں گیا، لاہور ،فیصل آباد بھی loss میں گیا اگر ان پہ ہے تو ان کے متعلق invite کیا گیا پبلک میں سے کسی کو یا پارٹی کو۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جی جناب اس کے متعلق ابھی کریں گے۔ پہلے کیا تھا لیکن اس کے results اچھے نہیں آئے کیونکہ یہاں پر railway track وہ گورنمنٹ نے provide --- لیکن اس کے بعد------اس کے ساتھ ساتھ package parties کو یہ کہا گیا ہے کہ وہ آ کے اپنی بوگیوں کے ذریعے یہ کام کریں۔ یہ بڑا complicated سا کام ہے اس لئے ابھی تک کوئی مثبت قسم کی، کوئی صحیح قسم کی پارٹی سامنے نہیں آئی۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! جواب بھی بڑا complecated ہے اور یہ جو privatization کا عمل caretakers نے دیا ہے اس سے پتا چلتا ہے کہ کہیں ticketing ہے، کہیں اس کا track ہے، کہیں اس کا inter-city کا ہے یہ جو ساری سکیم ہے کیا گورنمنٹ اس کے متعلق کوئی positive -------اس میں اگر ملاحظہ فرمائیں جناب تین اور چار کو تو اس میں یہ ہے کہ،

Modalities for privatization of 5 factories will be settled. Modalities for privatization of inter-city passenger trains will be developed. Washing and cleaning contract of passenger coaches at Lahore, Faisalabad and Wazirabad will be awarded to the selected party.

یہ سارا privatization کا عمل جو ہے یہ حصوں میں ہے، علاقوں میں ہے۔ کس طرح سے یہ privatization کا عمل ہے۔ یہ کوئی بڑا مبہم سا سارا سلسلہ معلوم ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی Minister for Interior

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! یہ درست ہے کیونکہ آپ کو معلوم ہوگا کہ ریلوے ہر سال تقریباً آٹھ، دس ارب روپے کا نقصان کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں پچھلے ہفتے پرائم

منسٹر صاحب نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو ریلوے کے تمام معاملات ' جن میں یہ privatization بھی ہے اس میں دوسرے معاملات بھی ہیں ' ان کے اوپر ایک رپورٹ تیار کرے گی جس کا سربراہ میجر جنرل (ریٹائرڈ) سکندر کو لگایا گیا ہے ۔ وہ اس کے متعلق مکمل طور پر جلد از جلد رپورٹ پیش کریں گے تاکہ ریلوے کا پورا نظام جو ہے اس کو کسی طریقے سے درست کیا جائے تو اس کی رپورٹ آنے کے بعد ان سب چیزوں پر غور ہو گا۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! ریلوے کی بری حالت اور ہر روز جناب والا! accidents اور یہ Privatization کی پالیسیاں پچھلی حکومت کے وقت سے سنتے چلے آئے ہیں تو کیا وزیر موصوف اس کے متعلق زیادہ سے زیادہ توجہ کر کے ' جلد از جلد اس کو privatize کرنے اور اس سفید ہاتھی سے قوم اور ملک کو بچانے کے اقدام کریں گے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ بالکل درست ہے جناب واقعی سفید ہاتھی بن کے رہ چکا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی۔ جی جناب آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ پچھلے ہفتے بھی اخباروں میں آیا ہے کہ top ranking دس یا بارہ افسران جو ہیں will be suspended اس میں even the G.M. of Railways was included میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ part (b) جو ہے سوال کا the target to be achieved by Pakistan Railways till 30th June, 1997 اس میں privatize کرنے کے حوالے سے ان افسروں کا کیا کردار تھا ' ان پر کیا الزامات تھے اور ان کو کیوں suspend کیا گیا اور اب ان کے خلاف مزید کیا کارروائی کی گئی ۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! یہ دو مختلف سوالات کا معزز سینیٹر نے ذکر کیا ہے ایک تو انہوں نے پچھلی حکومت نے جو target جون تک دیا تھا۔ ویسے پچھلی حکومت میں بعض ایسے لوگ موجود تھے جن کا خیال تھا کہ یہ کئی جون آئیں گے اور کئی جون یہاں رہیں گے اور انہوں نے ایسے ایسے منصوبے دیئے تھے جن کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا۔ انہیں معلوم تھا کہ انہوں نے جون میں چلے جانا ہے لیکن وہ date دے گئے تو وہ date کے ساتھ ہی چلے گئے ہیں۔ جہاں تک دوسرے سوال کا تعلق کہ جو آفیسرز نکالے گئے تو یہ خانیوال والے حادثے کے بعد نکالے گئے ہیں اس سلسلے میں ان کو موقع دیا جائے گا کہ وہ اپنی وضاحت کر سکیں۔

جناب چیئرمین۔ جی حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ ریلوے سے متعلق partial privatization کا جو ذکر ہوا ہے ۔ میں یہ سمجھتاہوں کہ جیسے وزیر موصوف نے بھی کہا ہے کہ ابھی تک وہ جو کمیشن ہم نے بنایا ہے اس سلسلے میں غور کرے گا over all اس کی privatization ہو گی لیکن اس کے قبل یہ over all ایک منصوبہ بنے اور وہ اس ایوان میں بھی زیر غور آئے۔ اس سے قبل اس قسم کی partial privatization کو روک دیا جائے۔ بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ آپ کا سوال کیا ہے۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ یہی ہے جو partial ----

جناب چیئرمین۔ یہ تو آپ کی تجویز ہو گئی تو سوال کیا ہے۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ سوال یہ ہے کہ آیا یہ privatization کی جو اس طرح partial--

جناب چیئرمین ۔ سوال یہ ہونا چاہئیے کہ منسٹر صاحب agree کرتے ہیں کہ اس کو روک دیا جائے۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ ہاں۔

جناب چیئرمین۔ جی ہاں یہ سوال ہوا ۔ جی جناب منسٹر صاحب ، کیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں کہ اس کو روک دیا جائے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! یہ ویسے پہلے بھی رکا ہوا ہے کوئی نئی پارٹی آ ہی نہیں رہی تو اس میں غور کرنے والی کون سی بات ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی ساجد میر صاحب۔

پروفیسر ساجد میر ۔ جناب چیئرمین ! کیا وزیر صاحب نے اس بات پر غور کیا ہے کہ ریلوے کی fullfledged وزارت کے ہوتے ہوئے ریلوے بورڈ کی کیا ضرورت ہے اور اب تک اس کی کارکردگی کیا ہے اور کیا یہ حقیت نہیں ہے کہ ریلوے کی بہت سی خرابیوں کا اصل ذمہ دار یہ ریلوے بورڈ ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب منسٹر صاحب ۔

چوہدری شجاعت حسین ۔ جناب والا ! ظاہر ہے کہ ایک بورڈ بنا ہوا ہوگا لیکن ریلوے کی خرابیوں کی بہت سی ذمہ داریاں بہت سی چیزوں پر آتی ہیں ۔ یہ تمام چیزیں دیکھنے کیلئے ہی پرائم منسٹر صاحب نے یہ کمیٹی بنائی اور ان کو ٹارگٹ دیا گیا ہے کہ وہ جلد از جلد ' یہ نہیں کہ سالوں میں بنائیں بلکہ مہینوں کے اندر' جلد از جلد ریلوے کے متعلق کوئی لائحہ عمل طے کیا جائے اور کوئی پالیسی واضح کی جائے ۔

جناب چیئرمین۔ جناب تاج حیدر صاحب ۔

جناب تاج حیدر ۔ جناب عالی ! میں فقط پرائیویٹائزیشن کے مقلدین میں نہیں ہوں لیکن یہ کہ حکومت سندھ نے وزارت ریلوے کو ایک تجویز بھیجی تھی ۔ اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے جو انٹر سٹی روٹس ہیں ان پر ریل گاڑیاں بہت لمبی ہوتی ہیں جن میں پندرہ سولہ بوگیاں ہوتی ہیں ' جس میں کہ پسنجر نہیں ہوتے اور دو دو ڈھائی ڈھائی گھنٹے کے وقفے سے چلتی ہیں ۔ ہم نے یہ تجویز دی تھی کہ ریل کاریں تین دی جائیں جو کہ ہم کراچی سرکلر پہ چلاسکیں ۔ ایک ریل کار دی جائے پٹارو ذیل پاک کے درمیان اور ایک ریل کار دی جائے گھمبٹ اور شکارپور کے درمیان کیلئے ۔ اس طریقے سے پانچ ریل کاریں ہم کراچی میں پندرہ پندرہ منٹ کے وقفے سے چلانا چاہتے تھے ۔ حکومت سندھ کو وزارت ریلوے کی طرف سے جواب یہ دیا گیا کہ آپ کو پانچ ریل کاریں نہیں دی جاسکتیں اس لئے کہ 73 ریل کاریں اس وقت آؤٹ آف آرڈر ہیں ۔ کیا ایسا کوئی منصوبہ ہے کہ ان خراب ریل کاروں کو پھر سے ٹھیک کرکے اور یہ جو انٹر سٹی کنکشن ہیں جن کیلئے ریل کار آئیڈیل ہیں ------

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں یہ تو بہت ہی اس سے ہٹ کر سوال ہے ۔ جناب ڈاکٹر حئی صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین ! وزیر موصوف صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ یہ ریلوے ایک بہت بڑا ادارہ ہے بلکہ سب سے بڑا mode of transportation railway ہے لیکن سب سے خستہ اور سب سے بد حال ۔ عام آدمی کیلئے ' جو شہری اس میں سفر کرتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس سے خستہ حال اور کوئی نہیں ہوسکتا اور آمدن کا بھی یہ سب سے بڑا ذریعہ ہے ۔ کھچا کھچ

ریل بھری ہوئی جاتی ہے ۔ کبھی حکومت نے اس پر غور کیا کہ آخر یہ اتنا بڑا قومی ادارہ ہے اس کو upper level پر ،چھوٹے level پر نہیں ، چھوٹے ملازمین کو تو کان سے پکڑ کر نکال سکتے ہیں ، upper level پہ جیسے ریلوے بورڈ ہے اور huge staff ہے جہاں ریلوے کا چیئرمین اور سیکرٹری اور جی ایم وغیرہ یعنی میری مراد بڑے افسران صاحبان سے ہے ان کو کم کرکے اس آمدنی کا کم از کم جائزہ لیں ، اسے لوگوں کے مفادات کیلئے خرچ کریں ، کوئی نئے tracks بنیں ، حادثات سے لوگ بچیں ، لوگ تو تباہ ہورہے ہیں ۔ ریل میں تو کوئی سہولت نہیں ہے ۔ نہ تو لیٹرین میں پانی ہوتا ہے نہ ہی سیٹیں برابر ہیں اور کوئی چیز بھی ریلوے میں ٹھیک نہیں ہے ۔ آخر عوام نے کیا گناہ کیا ہے ۔ حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ یہ (سفید ہاتھی) جس کو ریلوے بولتے ہیں اس کو ٹھیک کریں ۔ آخر عام لوگوں کی ضرورت اس کے بغیر تو پوری نہیں ہے ۔ آخر سفر کیسے کریں ۔ میری حکومت سے گزارش ہے کہ یہ کوئی میعاد مقرر کریں اور وقت بتائیں کہ بھئی اتنے عرصے میں ہم ریلوے کو ٹھیک کردیں گے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ پالیسی بن رہی ہے ۔ پچھلی حکومت نے پرائیویٹائز کیا، کوئی فائدہ ہوا ؟ بلکہ کہتے ہیں کہ اور بھی نقصان ہوا۔ میں وزیر موصوف سے اور موجودہ حکومت سے گزارش کروں گا کہ اس ایوان کو کوئی وقت دے اور بتائیں کہ 6 مہینے کے اندر یا 3 مہینے کے اندر ، ایک سال کے اندر آخر اس سفید ہاتھی کو --------- بھئی کوئی بھی پالیسی بناؤ عوام کے مفاد میں یہ (سفید ہاتھی) ریلوے کب غریب آدمی کیلئے بہتر ہوگا اور اس کے حادثات کب ختم ہوں گے ۔

جناب چیئرمین۔ سمجھ آگئی ۔ جناب منسٹر صاحب ۔

چوہدری شجاعت حسین ۔ جناب والا! جنگل میں ہاتھی سب سے بڑا جانور ہوتا ہے اس کو ہٹانے کیلئے کچھ وقت چاہئیے ۔ ظاہر ہے کہ ان چیزوں کو درست کرنے میں کچھ وقت تو لگے گا تو تھوڑا سا صبر کیا جائے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ یا تو اس ہاتھی کو درست ہونا پڑے گا یا پھر ہاتھی کی موت آئے گی ۔ دونوں چیزوں میں سے ایک چیز اب کرنی پڑے گی ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی next No. 17 جناب سید جواد ہادی صاحب۔

17. * Syed Muhammad Jawad Hadi:- Will the Minister for Information and Media Development be pleased to state :

(a) the names, place of domicile and educational qualifications of the Candidates who appeared in the written test for Producer in PBC on 10-10-1996;

(b) the names of the candidates who qualified the test ; and

(c) the names of the persons appointed as producer and the date on which they assumed charge ?

Mr. Mushahid Hussain Sayed :- (a) A total No. of 772 persons were called for written test for the post of Producer on 10-10-1996. The details are given at Annexure-'A'.

(b) Only 511 persons appeared in the written test of whom 166 persons could qualify the test. The details are given at Annexure -'B'.

(c) No person has been appointed as Producer, due to imposition of ban on fresh recruitment by the present Government. The process of recruitment has therefore, been with-held.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

Mr. Chairman: Supplementary question. No supplementary question.Next No. 18.

18. * Syed Muhammad Jawad Hadi: Will the Minister for Kashmir Affairs, Northern Affairs and States and Frontier Regions be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to establish a Secretariat for FATA affairs, if so, when and if not, its reasons ?

Mr. Gohar Ayub Khan: No such proposal is under consideration of the Government as the present set-up is functioning effectively.

Mr. Chairman: Supplementary question. No supplementary

question. Next No. 19

19. * Syed Muhammad Jawad Hadi: Will the Minister for Kashmir Affairs, Northern Affairs and States and Frontier Regions be pleased to state whether it is a fact that permit system causes price escalation of essential commodities in FATA, if so, the time by which this sytem will be done away with ?

Mr. Gohar Ayub Khan :- The Permit system for the movement of essential food items has been in vogue in FATA from the very beginning. In each Agency the permits are issued by the respective Political Agent with the aim to regulate the supply of these commodities to meet the genuine requirements of the people of the tribal areas and also to check the smuggling of essential items across the border. This system is also effectively controlling shortage of essential commodities in the settled districts of NWFP. In fact, it is an effective leverage controlling flow of consumer goods across the border and regulates the movements of these commodities from the settled areas. Free movement though desirable cannot be introduced at present as it may lead to severe shortages in the settled areas.

Mr. Chairman: Supplementary question. Any supplementary question.

جی جناب انور بھنڈر صاحب ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔جناب والا! یہ سوال پوچھا گیا تھا ' فاٹا میں رائج ہے یہ پرمٹ سسٹم 'اس کے متعلق ہم اس ایوان میں بھی یہ سنتے آئے ہیں کہ اس کی وجہ سے بہت سی mal-practices رائج ہیں اور یہ پرمٹ سسٹم جو ہے اس سے رشوت بھی بہت چلتی ہے تو کیا حکومت اس کو یکسر بند کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب چیئرمین ۔ جی گوہر ایوب صاحب۔

جناب گوہر ایوب خان ۔ جناب چیئرمین صاحب ! There is no doubt, permit system سے چند ایک undesirable چیزیں سامنے آ جاتی ہیں جس میں پرمٹ بک بھی جاتا ہے۔ جو شخص deserve نہ کرے اس کو بھی مل جاتا ہے۔ misuse بھی ہوتا ہے ۔ لیکن آہستہ آہستہ اس کو ختم کرنا چاہئے لیکن straight away اس کو ختم کرنے سے آپ کو شاید علم بھی ہو کہ اندازاً 40 ملین ڈالر کی wheat افغانستان جاتی ہے ۔ یہاں تک ہے کہ ہماری wheat ازبکستان اور تاجکستان تک پہنچ گئی ہے کیونکہ یہ بارڈر porous ہے ۔ اس سے بھی زیادہ کچھ ہماری wheat ہندوستان جا رہی ہے ۔ کچھ ہماری wheat افغانستان میں کافی جا رہی ہے جو figure میں نے دیئے ہیں ۔ اور کچھ اگر ازبکستان اور تاجکستان تک پہنچ رہی ہے تو یہاں تو بالکل shortage ہو جائے گی ۔ اس لیے اس کو ابھی کنٹرول کریں ۔ اللہ کرے situation بہتر ہو گی تو ان چیزوں کو review ضرور کریں گے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب والا ! گزشتہ تین سال میں کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ آٹے کے اور ڈیزل کے کتنے پرمٹ جاری ہوئے اور ان میں رشوت کا کتنا عنصر شامل تھا ۔

Mr. Chairman: Yes, Minister Sahib.

Mr. Gohar Ayub Khan: Sir, I have no objection and I will certainly give a list with fresh question asked or if the honourable Senator so desires, on the next rota day, I will produce that list.

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ Yes sir یہ بہت ضروری ہے اور میں اس کا مطالبہ کرتا ہوں کیونکہ ہاؤس میں بڑی دفعہ یہ بات ہوئی اور یہ ہاؤس میں آنا چاہیئے کہ کتنے پرمٹ جاری ہوئے اس کے اور یہاں تو بعض اوقات یہ کہا جاتا تھا کہ Ministry of Interior نے کوئی پرمٹ جاری نہیں کیا ۔ تو ہمیں معلوم ہونا چاہیئے کہ کتنے پرمٹس جاری ہوئے ہیں اس آٹے کے اور ڈیزل کے اور ان کی کیا implications تھیں ۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب ۔

جناب گوہر ایوب خان ۔ جناب چیئرمین صاحب! next rota day پر تمام، جس نے بھی کئے ہیں Interior نے کئے ہیں، کشمیر افیئرز نے کئے ہیں یا جس کسی نے کئے ہیں from wherever the directive has come یہ اگر دیا گیا ہے تو I will produce that.

جناب چیئرمین ۔ جی جناب عبدالرحمٰن صاحب ۔

حاجی عبدالرحمٰن ۔ جناب وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ کیا اس میں افغان کمشنریٹ، جو چیف افغان کمشنر ہے وہ بھی involve رہے ہیں اور SAFRON کی منسٹری بھی ۔

جناب چیئرمین ۔ چیف افغان کمشنر وہ بھی issue کرتا ہے پرمٹ ۔

حاجی عبدالرحمٰن ۔ جی ہاں وہ بھی اس کے ایک ممبر رہے ہیں ۔ اس کا بھی کوئی ریکارڈ ہے کہ انہوں نے کتنے issue کئے ہیں۔

جناب گوہر ایوب خان ۔ جو کرتے ہیں، جو پرمٹ دیا گیا ہے، جہاں سے بھی دیا گیا ہے ۔ اگر وہ ایجنسی گورنمنٹ آف پاکستان کے نیچے ہے تو certainly we will do that.

جناب چیئرمین ۔ جی جناب عبدالرحمٰن صاحب۔

حاجی عبدالرحمٰن ۔ جناب اس پر ایک انکوائری بھی ہوئی ہے وہ انکوائری بھی یہاں provide کر دی جائے ۔

جناب چیئرمین ۔ انکوائری کون سی ہوئی ہے ۔

حاجی عبدالرحمٰن ۔ اس پر پہلے بھی questions ہوئے تھے ۔

جناب چیئرمین ۔ بہرحال پہلے تفصیل آ جائے تو پھر دیکھیں کہ کیا مناسب ہو گا ۔ جی جناب حبیب جالب صاحب ۔

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ فی الحال بارڈر سیل کردیں گے لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جتنی یہ فیڈرل ایجنسیز ہیں، جن میں ایف سی اور دیگر ایجنسیز شامل ہیں، وہ تو بلوچستان کی سطح پر جتنی بارڈر ہیں ان میں ان کا کوئی رول نہیں ہے البتہ اندرونی شہروں میں یا انٹرسٹی جو چیک پوسٹ انہوں نے بڑی تعداد میں قائم کیے ہیں، وہ فاٹا کے لوگوں کو تنگ بھی کرتے ہیں

جناب چیئرمین ۔ یہ سوال فاٹا سے متعلق ہے آپ بلوچستان کی بات کر رہے ہیں ۔

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ نہیں ویسے میں فاٹا کی ہی بات کرتا ہوں اور انہوں نے یہ بات کہی کہ فی الحال ہمیں یہ سیل کرنا چاہیے کیونکہ بہت زیادہ آٹا افغانستان اور ایران سمگل ہوتا ہے۔

Mr.Chairman: This is not relevant. Yes, Anwar Kamal Sahib.

جناب انور کمال خان ۔ میں یہ کہوں گا کہ ہماری اطلاع کے مطابق یہ پرمٹ Provincial Home Department دیا کرتی تھی اور اب اسے ختم کر کے فیڈرل گورنمنٹ یہ پرمٹ وغیرہ issue کرتی ہے ۔ اس کی کیا وجہ ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ جی ۔

Mr. Gohar Ayub Khan: Sir, I do not have the information right now. On the next rota day I will provide all the details and I am prepared to do this.

جناب چیئرمین ۔ جی جناب سر انجام خان ۔

جناب سر انجام خان ۔ یہ جو مسئلہ ہے یہ تو اتنا شدت اختیار کر گیا ہے کہ پرسوں میں یہاں آ رہا تھا اور جگہ جگہ پر روڈ بالکل بلاک تھے ۔ تو فرنٹیئر میں تو اس وقت یہ حال ہے کہ جس طرح تھر میں قحط آیا ہوا تھا اور لوگ ایک ایک کلو آٹے کے لیے گھر گھر، بازار بازار ڈھونڈ رہے ہیں ۔ اور لوگوں کو میں یہ کہتا ہوں کہ وہ دن دور نہیں کہ فرنٹیئر کے جتنے بھی فلور مل ہیں، ان پہ لوگ حملہ کریں گے اور ان کو جلا ڈالیں گے ۔ میں خود ایک فلور مل کا مالک ہوں اور اس دن میری مل میں تقریباً حملہ ہونے والا تھا ۔ لیکن وہاں پہ Milling hours جو ہیں وہ اب تک چھ گھنٹے تھے اور اس کو گھٹا کے پانچ گھنٹے کر دیا گیا تو فرنٹیر میں اس وقت آٹے کا مسئلہ بڑا بحران ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ سوال کیاہے آپ کا ۔

جناب سرانجام خان ۔ وہاں جو آٹے کی کمی ہے اس کو کس طریقے سے پورا کیا جائے گا کیونکہ ہماری فصل مئی کے آخر میں آئے گی ۔

Mr. Chairman: This is not relevant to the question which has been asked. This is regarding the permits of Atta.

جناب سر انجام خان۔ جو آٹا صوبہ سرحد میں آتا ہے وہ فاٹا میں چلا جاتا ہے۔ ان کا کوٹہ کم ہے یا تو فاٹا کا کوٹہ پورا کیا جائے تا کہ ہمارا حصہ وہاں نہ جائے کیونکہ یہ بہت بڑا مسئلہ بن رہا ہے۔

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین! اس میں کوئی شک نہیں کہ بارڈر بالکل کھلا ہے بے پناہ چیزیں آتی جاتی ہیں اس کو full plug کرنا ۔ It is not impossible but it requires a lot of personnel and money to do so. It is not impossible, it can be done but it requires certain amount of efforts اور اس کے repercussions بھی ہوتے ہیں ۔ تاہم آنریبل سینیٹر سر انجام خان صاحب کہہ رہے ہیں اس میں کافی حقیقت ہے۔ نہ صرف اب آٹے کی کمی ہے بلکہ انتخابات کے دوران بھی صوبہ سرحد میں آٹے کی کمی تھی۔ کئی پہاڑی علاقوں میں نہیں مل رہا تھا ۔ This is the case with Frontier and in the FATA region Though it is not my ministry صرف فاٹا کا جو سوال ہے میں اس کا جواب دینے کی کوشش کرتا ہوں۔ اگر فرنٹیئر میں کمی ہے تو proportionately فاٹا میں بھی وہی کمی ہوگی۔ صوبہ سرحد کی آٹا کی ڈیمانڈ چار ہزار ٹن یومیہ ہے اور شاید ان کو وہ پورا نہیں مل رہا اور correspondingly اتنا فاٹا میں بھی نہیں جا رہا۔ This shortage is only for 15 to 20 days.

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا! کل جو ہم نے بل پاس کیا تھا وہ سب سے پہلے سینٹ میں پاس ہوا تھا۔

جناب چیئرمین۔ اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ میرا وزیر موصوف سے سوال ہے کہ پورا ملک اس وقت آٹے کی وجہ سے پریشان ہے اور میری دانست میں اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ نام پرمٹ کا ہے، قانون کا نام ہے، اجازت ہے مگر سب سمگل ہو کر نہ صرف فاٹا سے بلکہ بلوچستان کے بارڈر کے ایریا سے بھی افغانستان جا رہا ہے۔ تو کیا حکومت اس پالیسی کو revise کرنے کے لیے تیار ہے۔ ایسی منصوبہ بندی کی جائے کہ ان کی ضرورت کا مسئلہ بھی حل ہو اور جو پرمٹ کے نام پر

چوربازاری ہو رہی ہے اور لوگ کروڑوں اربوں روپے کما رہے ہیں۔ پرمٹ دینے والے بھی اور جو پرمٹ لینے والے ہیں انہوں نے کاروبار بنایا ہوا ہے اور پورے ملک کے عوام کو آٹے کی وجہ سے پریشان کیا ہوا ہے۔ اس پالیسی کو بدلیں۔

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی situation عرض کر دی ہے کہ سرحد کھلی ہوئی ہے، پرمٹ ہو، نہ ہو سامان جا رہا ہے اور situation یہ ہے کہ ازبکستان اور تاجکستان میں ہماری گندم پہنچ گئی ہے۔ We have to control it. The thing is to seal the borders, how effectively, we can do it. اس کے repercussions کیا ہوں گے اور اس پر پیسہ کتنا لگے گا۔

جناب چیئرمین۔ جاوید اقبال صاحب، سوال پوچھیں، کل کی بات نہ کریں۔ فاٹا کا سوال ہے اس میں سے جو ضمنی بنتا ہے وہ کریں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب والا! ہم کہتے ہیں کہ فاٹا کو آٹا ملے اور جو بارڈر seal کیا گیا ہے وہ ٹھیک ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے پہاڑی علاقوں کے بارے میں ضمنی سوال کرتا ہوں اور آپ سے پوچھتا ہوں کہ یہ جو گلیات ہیں اور خاص کر میاں نواز شریف، وزیر اعظم پاکستان کا حلقہ NA 12 ہے جہاں پنجاب سے پہلے جو لوگ آٹا لے کر گزارہ کر رہے تھے، ملوں سے مہنگا سستا، جن داموں لے جا رہے تھے اب وہ بھی بند کر دیا گیا ہے۔ وہاں barriers لگے ہوئے ہیں۔ جو آٹا جا رہا تھا وہ بھی بند ہو گیا ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ وزیر خوراک یا حکومت پنجاب کو کہیں کہ جس نرخ پر بھی گلیات کو آٹا جائے وہ پابندی اٹھا دیں اور اس علاقے میں آٹا پہنچانے کا بندوبست کریں۔ فاٹا کے لوگ ہمارے بھائی ہیں ان کو آٹا ملنا چاہیئے۔

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب والا! جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ صوبہ سرحد کی یومیہ requirement تقریباً چار ہزار ٹن ہے اور اس کی proportionate کمی کی وجہ سے there is definitely تمام Frontier میں shortage ہے اور جو mills پنجاب سے آٹا دے رہی ہیں وہ تو دے ہی رہی ہیں چونکہ فاٹا کے ساتھ deal نہیں کر رہا Frontier کا علاقہ۔ لیکن FATA میں proportionate جو کمی ہے it is in proportion to the shortage in the rest of North West Frontier Province اور جو سینیٹر جاوید عباسی صاحب کہہ رہے ہیں NA-12 میں وہاں

آٹا there is no doubt that there is acute shortage of Atta in mountainous area

دکانوں میں نہیں مل رہا ہے

that is an accepted fact and something will have to be done. I will bring it to the notice of the Prime Minister and the Minister for Food and Agriculture. Thank you.

جناب چیئرمین۔ جی جناب مسعود کوثر صاحب ۔

سید مسعود کوثر۔ وزیر موصوف نے اپنے اس جواب میں فرمایا ہے کہ چونکہ یہ بارڈر بہت لمبا ہے اور اس میں سمگلنگ کرنے کے مواقع زیادہ ہیں ۔ چیئرمین صاحب! یہ ایک روایتی قسم کا جواب ہے جو کہ تقریباً تمام حکومتیں یہی جواب دیتی ہیں ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کیا وزیر صاحب اس بات سے agree کریں گے کہ کہیں بھی سمگلنگ چاہے گندم کی ہو یا کسی چیز کی بھی ہو ، وہ بغیر ان officials کے جو حکومت کے کارندے ہوتے ہیں' ان کی رضامندی کے بغیر سمگلنگ virtually impossible ہے۔ شاید اگر ہو بھی تو بہت چھوٹے پیمانے پر لیکن یہ جو بڑے پیمانے پر سمگلنگ ہوتی ہے اس میں officials involve ہوتے ہیں تو کیا یہ موجودہ حکومت اس سلسلہ میں بھی کوئی اقدامات کر رہی ہے یا اس کو seriously لے رہی ہے کہ جو اہل کار یا افسران اس معاملے میں involve ہیں ان پر نظر رکھی جائے اور ان کو کوئی سزا دی جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی گوہر ایوب صاحب ۔

Mr. Gohar Ayub Khan: Mr. Chairman, I agree with the honourable Senator,

کہ جو سمگلنگ ہوتی ہے in heavy quantities ٹرکوں کے اوپر بھی ہو رہی ہے اور ابھی ٹرک جو چالیس چالیس ٹن کے، تیس تیس ٹن کے' یہ six wheelers یا 12 wheelers جو ہیں اور چھوٹے بھی ہیں' گدھوں پر یا اونٹوں پر جو سمگلنگ ہوتی ہے that is manageable there is no doubt, unfortunately یہ ایک برا tradition بن گیا ہے کہ without the lower staff اور جو بھی کہیں سٹاف ، کے بغیر یہ سمگلنگ possible نہیں ہو سکتی they are unfortunately involved and that needs to be checked. As I earlier said, sealing the borders is not

یہ جو سمگلنگ ہے یہ impossible, though it is expensive, it can be done. Similarly بھی روکی جا سکتی ہے without the lower staff's involvement یہ بڑے ٹرک یا وہ routs جو ہیں وہ استعمال نہیں ہو سکتے ۔

جناب چیئرمین۔ جی محمد شاہ آفریدی صاحب ۔

حاجی محمد شاہ آفریدی۔ جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے وقت دیا ۔ فاٹا اور آٹا ایک ہی الفاظ ہیں معمولی سا فرق ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ جو بارڈر بند کیا گیا ہے یہ فاٹا کا بند کیا گیا ہے اور افغانستان کا اتنا seal نہیں ہوا ۔ اس میں جو 70 لاکھ قبائلی ہیں ان کو آٹا نہیں مل رہا ہے بارڈر بند کیا گیا ہے ۔ میں ذاتی طور پر اپنے علاقے میں گیا ہوں وہاں تقریباً بارہ سو روپے فی بوری فروخت ہو رہی ہے اور اکثر آٹا ہوتا بھی نہیں ہے ۔ تو ہمارا آپ کے توسط سے حکومت سے یہ request ہے کہ جب بھی بارڈر آپ بند کرنا چاہیں تو صرف فاٹا کا نہیں، افغانستان کا بارڈر بھی بند کرنا چاہئے ۔ ادھر پولیس یا جو بھی ہے وہ کہہ رہی ہے کہ بارڈر بند کرنے کا آرڈر آ جاتا ہے تو فاٹا کا بند کیا جاتا ہے ۔ ادھر ایک بوری بھی نہیں ہے ۔ ہمارے علاقے میں بلکہ خصوصاً خیبر ، کیونکہ یہ روڈ طورخم خیبر سے ہوتے ہوئے گزرتا ہے ۔ ہماری یہی request ہے کہ صرف فاٹا آٹا کی بات نہیں ہے اور ایسی چیزوں میں ہمارے فاٹا کا ، حکومت کے ساتھ کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ سارا کچھ جو ہے جو حکومت دیتی ہے سرحد کے نام پر دیتی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ سوال کیا ہے آپ کا ۔ آپ اپنا سوال کریں ۔

حاجی محمد شاہ آفریدی۔ سوال یہ ہے جناب چیئرمین! کہ آٹا جو ہمیں دے رہے ہیں وہ فاٹا کے لئے علیحدہ کوٹہ مخصوص کیا جائے ، مہربانی ۔

جناب چیئرمین۔ جناب گوہر ایوب صاحب ۔

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین صاحب! فاٹا کے ممبر نے میرے ساتھ کل بھی بات کی تھی I am taking this up, shortage وہاں آٹے کی ہے there is acute shortage of Atta in the FATA areas, we are trying to do it اور جس طرح معزز سینیٹر صاحب کہہ رہے ہیں کوئی کوٹہ مقرر کیا جائے in proportion اس کو بھی ہم certainly consider کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی خواجہ قطب الدین صاحب ۔

خواجہ قطب الدین ۔جناب چیئرمین صاحب! آج کئی دن سے Atta crisis کے اوپر بڑی بحث چل رہی ہے questions ہو رہے ہیں اور answers بھی آ رہے ہیں لیکن کوئی clearcut picture سامنے نہیں آ رہی ۔ میں اس ضمن میں کچھ سوالات کرنا چاہوں گا ۔

جناب چیئرمین۔ کچھ سوالات نہیں، ایک سوال کریں اور پھر اس کا جواب سن لیں ۔

خواجہ قطب الدین۔ جناب پہلے آٹے کے اوپر ہی ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں دیکھیں ۔

the question is not Atta. The question is permit system in FATA, although Atta and FATA rhyme with each other but that does not permit you to start a debate on that.

Khawaja Qutub-ud-Din: Sir, I only want to know, the only question

جو میرا ہے کہ یہ جو shortage پورے ملک میں occur ہوئی ہے ابھی تک کوئی clearcut reasons حکومت نے explain نہیں کئے ہیں ۔ دوسری چیز یہ ہے کہ جو حکومت ہمیشہ جو reasons دے رہی ہے the only plausible reason ہے کہ سمگلنگ ہو رہی ہے ۔ بارڈر بہت لمبا ہے، کیا گورنمنٹ اتنی helpless ہے کہ اتنے بڑے بڑے ٹرکوں کو بھی نہیں روک سکتی اور سمگلنگ ان کی آنکھوں کے نیچے سے ہو رہی اور final question یہ ہے کہ گورنمنٹ نے جب پورے crisis کا اگر evaluation کیا ہے اور اتنا serious crisis دیکھ رہی ہے تو پھر گورنمنٹ نے کیا measures لئے ہیں اور کیا لینے چاہیے گی۔ میرے خیال میں اگر گورنمنٹ ان تینوں سوالوں کا جواب comprehensively دے تو ان سارے سوالوں کا جواب بھی مل جائے گا اور میرے خیال میں future میں بھی لوگ اس پر سوال نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب گوہر ایوب صاحب ۔ Would you like to respond any of these questions?

Mr. Gohar Ayub Khan: Mr. Chairman, sir, this deals with the Ministry of Food and Agriculture and not on the FATA side. I would request the honourable Senator to put it in a short notice question and straight away you will get the answer from the Minister for Food and Agriculture.

Mr. Chairman: Yes, Aftab Sheikh Sahib.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ پچھلی حکومتوں کے زمانے میں یہ پرمٹ سسٹم جو تھا it was used as a political bribe کیا وزیر موصوف اس حوالے سے کوئی لسٹ اس ہاؤس میں دینا پسند فرمائیں گے کہ کن کن حضرات کو یہ پرمٹ دیئے گئے تھے اور کتنے کتنے tonnes کے یا بوریوں کے۔

جناب چیئرمین۔ وہ پہلے ہی فرما رہے کہ دوں گا۔ جی مختار صاحب۔

Maj. (Retd.) Mukhtar Ahmad Khan: Sir, since this very question has taken a different turn. I mean the question was about the Atta permit in FATA and the honourable members have started talking about Atta. So, would it not be in order that the Minister for Food who deals with it comes up in the Senate and gives the formal Government policy on this matter.

Mr. Chairman: Right. Yes, Gohar Ayub.

Mr. Gohar Ayub Khan: Mr. Chairman sir, I will certainly convey the sentiments of the honourable Senator. It is a good suggestion by him that under such circumstances a statement on the floor of the Senate is desirable, I will request the honourable Minister.

Mr. Chairman: Haji Javed Iqbal Sahib.

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب چیئرمین! میں نے اس دن اسی آٹے کے متعلق ایک تجویز پیش کی تھی جیسا کہ ہمارے ایک معزز ممبر نے کہا جن کا کراچی سے تعلق ہے کہ 5

نومبر سے پہلے جن جن لوگوں کو پرمٹ دیئے گئے ان کے نام اور لسٹ یہاں میز پر رکھے جائیں ۔ آپ نے فرمایا تھا کہ سوال کریں ۔ میں نے کہا تھا کہ میں اسے ریکارڈ پر لایا ہوں اور اب وزیر خوراک کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ بتائیں بلکہ لسٹ یہاں پر رکھیں کہ کن کن لوگوں کی وجہ سے یہ crises آئے ہیں اور کن کن کو کتنے کتنے پرمٹ آٹے کے ملے ہیں اور سمگلنگ کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہہ رہے کہ میں اگلے ہفتے یا next rota day پر اسے پیش کروں گا۔

حاجی جاوید اقبال عباسی ۔ جناب والا! میں اسے پہلے ریکارڈ پر لا چکا ہوں اور مہربانی کر کے اس کو فی الفور سینٹ میں پیش کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب ملک عبدالرؤف صاحب۔

ملک عبدالرؤف ۔ جناب والا! میرا تعلق بھی اسی business سے ہے ۔ حکومت گندم ملوں کو باقاعدہ دے رہی ہے اور اسی طرح پچھلے سالوں میں بھی دیتی رہی ہے اور کبھی بھی اس قدر کمی واقع نہیں ہوئی۔ کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ اس موقع پر اس دفعہ اتنی shortage کیوں آ گئی ہے اور دوسرا سوال یہ ہے کہ اس میں مداخلت محکمے کی ہے ۔ محکمے نے کسی جگہ کوئی اور کسی جگہ کوئی ریٹ مقرر کئے ہوئے ہیں ۔ اوپن مارکیٹ میں اسکی قیمت بہت زیادہ ہے اور وہ اپنے آدمیوں کو وزیروں کے ذریعے یا خود محکمے والے پرمٹ دیتے ہیں اور وہ دوسری جگہ جا کر اس کو دو دو سو روپے بوری زیادہ پر فروخت کر رہے ہیں تو کیا یہ مناسب نہیں ہے کہ پاکستان کے اندرون علاقوں میں صوبوں میں یہ مداخلت نہ کی جائے اور پرمٹ سسٹم بند کیا جائے اور یہ باؤنڈری ختم کی جائے تاکہ اس کی آمد و رفت آزادانہ ہو اور جو ریٹ بازار کا ہو یا کم سے کم ریٹ عوام کو مل سکے۔ جتنی مداخلت گورنمنٹ کرے گی یا محکمہ کرے گا اتنی ہی زیادہ اس میں تکلیف ہو گی۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب گوہر ایوب صاحب۔

Mr. Gohar Ayub Khan: Mr. Chairman, the honourable Senator has clubbed many supplementy questions. Though it is the collective responsibility of the Cabinet to answer all these and we are accountable for all

informations. However, the question was about shortage of Atta in FATA. I would not like to intrude into the Ministry of a colleague and then false like give some wrong information, for which I am not prepared. I would request the honourable Senator to give a short notice question and as I earlier said, I will request my colleague, the honourable Minister for Food and Agriculture to come and make a statement.

Mr. Chairman: Yes, Jalib Sahib.

جناب حبیب جالب بلوچ: جناب یہ جو فاٹا سے متعلق پرمٹ سسٹم ہے ' یہ تو ناکام ہوا۔ اب اس پر سیر حاصل بحث ہوئی۔ کیا وزیر موصوف اگلے اجلاس کے لئے خود آئیں گے یا کوئی اور متعلقہ آدمی آئے گا اس منسٹری سے اور اس کا alternative پیش کریں گے۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: چلیں وہ آئیں گے تو دیکھا جائے گا۔ So, that bring us to the end of the Question Hour. جناب غلام قادر چانڈیو صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 31 مارچ تا 4 اپریل کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی۔)

Mr. Chairman: Next is Adjournment Motion, Syed Iqbal Haider sahib

کے نام پر ہے۔ Not present. So, this is dropped. جی جناب حاجی جاوید اقبال صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: جناب میں جو نقطہ اعتراض پر بات کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ کل جو سینیٹ نے کارکردگی دکھائی آٹھویں ترمیم میں' یہ وہ وقت تھا جب یہ آٹھویں ترمیم منظور کی گئی تھی ' اس وقت بھی ہم نیشنل اسمبلی میں تھے اور جب یہ ختم ہوئی تو اس وقت بھی۔ لیکن جو سینٹ نے ابتدا کی اللہ کے نام سے اور وزیر اعظم کی کوششوں سے اور تمام سینیٹروں

نے، اپوزیشن والوں نے اور سب نے۔ لیکن جناب جب رات کو ٹی وی پر کارروائی دکھائی گئی تو سینیٹ کو سرے سے نظرانداز کیا گیا۔ میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ ٹی وی والوں سے پوچھا جائے کہ سینیٹ کا بھی ان کے کاغذوں میں کہیں نام ہے یا نہیں۔ دیکھیں جی، جو بھی انٹرویو ہم سے لئے گئے یا جو کارروائی سینیٹ میں کی گئی، ہمارے قائد ایوان یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، قائد حزب اختلاف یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اعتزاز احسن صاحب، یہ ہمارے سب سینیٹروں کا مشترکہ point of order ہے کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے اور ٹی وی والوں سے یہ پوچھا جائے کہ یہ زیادتی ہمارے ساتھ کیوں کی گئی اور کیوں ہو رہی ہے اور ہمیشہ یہ سوتیلی ماں جیسا سلوک سینٹ کے ساتھ کیوں ہو تا ہے۔ شکریہ جی۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ وہ آئیں گے مشاہدحسین صاحب تو پھر ان سے پوچھ لیں گے۔ جی جناب حافظ صاحب۔

حافظ فضل محمد: جناب ہم اس کی پر زور حمایت کرتے ہیں۔ رات کو بھی ہم نے یہ محسوس کیا کہ ہمارے اس ایوان کی انتہائی تذلیل کی گئی اور اس کو بالکل نظرانداز کیا گیا اور کوئی حیثیت نہیں دی گئی حالانکہ سینٹ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ سب سے پہلے یہ بل یہاں آیا اور یہاں سے متفقہ طور پر پاس کرکے ہم نے وہاں بھیج دیا۔ آئین سازی اور قانون سازی میں اس ایوان کی ایک حقیقت ہے اور ایک رول ہے، اس لئے کہ یہ پورے ملک کی مساوی نمائندگی کرتا ہے۔ اس حوالے سے اس کو زیادہ اہمیت دینی چاہیئے بجائے اس کے کہ وہ قومی اسمبلی کی تو مکمل طور پر تمام تفصیلات دیں لیکن سینٹ کے بارے میں بالکل پوچھا ہی نہیں۔ اس پر ہم سب احتجاج کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: مشاہدحسین صاحب آتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں۔ جی جناب ثناء اللہ خان صاحب۔

سردار ثناء اللہ خان زہری: جناب میں اس کی حمایت کروں گا جیسے حافظ صاحب نے کہا۔ سینٹ کیونکہ ایوان بالا بھی ہے اور لگتا یہی ہے کہ صرف یہ نام کی حد تک ایوان بالا ہے، اس کے پاس اختیارات کوئی نہیں ہیں۔ سینٹ سے جو یہ بل move ہوا ہے، چاہیئے تو یہ تھا کہ سینٹ کو coverage دیتے۔ میں اپنی اور بلوچستان نیشنل پارٹی اور جمہوری وطن پارٹی کی طرف سے اس بات کی مکمل حمایت کرتا ہوں کہ جس طرح قومی اسمبلی کو ٹی وی پر coverage دی جاتی ہے،

اسی طرح سینٹ کو بھی coverage دی جائے۔

Mr. Chairman: O.K. We have received a message from the National Assembly which I will read before the House. It says that in pursuance of Rule 132 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 1992, I have the honour to inform you that the National Assembly has passed the Constitution 13th Amendment Bill, 1997 on the 1st April, 1997. A copy of the Bill, as passed by the National Assembly, is hereby transmitted. Signed, Secretary, National Assembly.

Next is legislative business, Mr. Sartaj Aziz sahib.

جی جناب رضا ربانی صاحب point of order.

Mian Raza Rabbani: Sir, I would like to draw your attention to the Orders of the Day. Sir, you would see that at item No.3, there is the Banks (Nationalization) (Amendment) Bill, 1997 then at item No.8, there is the State Bank of Pakistan (Amendment) Bill, 1997 and then at item No.13, there is the Banking Companies (Amendment) Bill, 1997. In between, sir, at item Nos.4, 5 and then so on are Motions that have been moved for suspension of rules.

جناب سرتاج عزیز: جناب اگر یہ پہلے میری گزارشات سن لیں تو پھر شاید ان کو اس کی ضرورت نہیں پیش آئے گی۔

Mian Raza Rabbani: Sir, if he is withdrawing, then it is fine.

INTRODUCTION OF BILLS.

Mr. Chairman: Yes, Mr. Sartaj Aziz.

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, I beg to introduce a bill further to

amend the Banks (Nationalization) Act, 1994 [The Banks (Nationalisation) (Amendment) Bill, 1997]. The object is to refer it to the Committee after it is introduced rather than to take it up to the House.

Mr. Chairman: So, this stands introduced and it stands referred to the Standing Committee. You are withdrawing item No.4.

Mr. Sartaj Aziz: No. 4, 5 are withdrawn and 6 & 7 are being deferred. I will now take up item No. 8. I beg to introduce Mr. Chairman, a bill further to amend the State Bank of Pakistan Act, 1956 [The State Bank of Pakistan (Amendment) Bill, 1997].

Mr. Chairman: Mr. Sartaj Aziz, the Minister for Finance, Economic Affairs and Statistics has introduced a bill further to amend the State Bank of Pakistan Act, 1956 [The State Bank of Pakistan (Amendment) Bill, 1997]. The Bill stands introduced and stands referred to the Standing Committee concerned.

Mr. Sartaj Aziz: Similarly, Mr. Chairman, 9 & 10 are withdrawn and 11 &12 are deferred.

Mr. Chairman: So, 9 & 10 are being withdrawn, 11 & 12 are being deferred. So, in any case non of these motions are being moved. So we will take them up as and when the time comes.

Mr. Sartaj Aziz: Now I can take up item 13. I beg to introduce Mr. Chairman, a bill further to amend the Banking Companies Ordinance, 1962 [The Banking Companies (Amendment), Bill 1997].

Mr. Chairman: So, Mr. Sartaj Aziz, the Minister for Finance, Economic Affairs and Statistics has introduced a bill further to amend the

Banking Companies Ordinance, 1962 [The Banking Companies (Amendment) Bill, 1997]. The Bill stands introduced and stands referred to the Standing Committee concerned.

Mr. Sartaj Aziz: Similarly, 14 and 15 are withdrawn and 16 and 17 items are deferred.

Mr. Chairman: So, 14 and 15 are being withdrawn, 16 & 17 are being deferred but in any case none of these motions are being moved, they will be taken up as and when the time come.

Mr. Sartaj Aziz: If I may clarify, Mr. Chairman, these three bills were actually Ordinances which have already been issued during the caretaker period and as you know there are a total of 85 such Ordinances and some of them have already been tabled here as Ordinances. In order to divide the work load, it was decided that some Ordinances automatically become draft bills and they are in the National Assembly. Others are being moved as bills here so that they are taken up. So that some more in this category will then be taken up in the relevant Committee, which I hope can be constituted very, very quickly so that within the next week or so, the Committee can begin to look at it and then they can come back here for discussion.

جناب چیئرمین۔ بہت اچھی تجویز ہے ۔ میرے خیال میں لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن کو اس بارے میں کچھ پیش رفت کرنی چاہیئے ۔ جی جناب راجہ ظفر الحق صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جناب چیئرمین ! آفس کی طرف سے ارکان سینٹ سے preferences مانگے گئے تھے۔ اس کی آج آخری تاریخ ہے اور ۶۰ سے اوپر لوگوں نے preferences دے بھی دیئے ہیں۔ تو خیال یہ ہے کہ آج اکٹھے کرکے پھر ان کوسامنے رکھ کر جن لوگوں نے اپنے preferences دیئے ہیں ان کے مطابق ان کو accommodate کرنے کی کوشش

کریں گے جنہوں نے نہیں دیئے پھر اپنی طرف سے ان کو accommodate کرنے کی کوشش
کریں گے اور ان کمیٹیوں کی فارمیشن میں ہم اپوزیشن سے بھی بات کر کے فائنل کر لیں گے۔

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں یہ صحیح کہہ رہے ہیں۔ اسی ہفتے کے دوران ہو جائے
تا کہ کام چل سکے۔ جی جناب رضا ربانی صاحب۔

POINT OF ORDER.

Mian Raza Rabbani: On point of order, I would like to bring to the notice of the Finance Minister who is also here. Sir, I am talking with reference to the NFC Award. The NFC award was formulated by the Caretaker Government which did not have the mandate of the people. They did not have the mandate of the law to deal with such an economic and legal issue and furthermore it was a dictation that was given to the Caretaker Government by the President, which certify the dictation that was given to them, thereby depriving the elected government of the Provinces from deliberating and the Federal Government from having a say in the formulation of the NFC Award, which is there now being supported by you. I would also like to say sir, that the Supreme Court, in various decisions, has very clearly stipulated that the mandate of the caretaker government is limited only to running day to day affairs of the federation. Yet the chance rest with the mandate and even that their own Chief Minister, the Chief Minister of Sindh, Mr. Mumtaz Ali Bhutto, after the signing of the agreement said that he is not satisfied with the agreement. The Chief Minister of the NWFP of that time also said that he is not satisfied with the signing of the determinants of the NFC Award and similarly even now a committee has been constituted in the Province of Sindh, of Members of the Provincial Assembly,

togo into the question of the NFC Award and it has correctly the incumbent ChiefMinister of Baluchistan who also has expressed his dis-satisfaction with the NFC. Regardless of this sir, I would like to draw your attention to the fact that Article 165 rather sub-article 5 of the article 160 make incumbent upon the government to lay the recommendations of the NFC before the National Assembly, the Senate and the Provincial Assemblies. If you allow me to read sir, it reads "the recommendation of the National Finance Commission together with explanatory memorandum, as to the action taken thereon, shall be laid before both the Houses and the Provincial Assemblies". This has not been done sir, and it is depriving the elected representatives of the people of Pakistan from knowing the exact details. If the caretaker government did not even bother to give the clear details of the NFC Award, so therefore, the people at large and Parliament in particular and the Provincial Assemblies are at total bay with regard to the package and the circumstances and the conditionality that has been set down in the NFC Award. Therefore, through you I would like to draw the attention of the Minister for Finance to this provision of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan and through you I would like to ask him as to lay the NFC Award on the table of the Senate and the Provincial Assemblies.

جناب چیئرمین۔جی جناب ---- ایک منٹ جی ۔ آپ اس کو debate نہ بنائیں۔ پوائنٹ آف آرڈر کو میں پوائنٹ آف آرڈر تک محدود کرنا چاہتا ہوں اور اس پر میں نے پہلے بھی request کی تھی رضا ربانی صاحب آپ، راجہ صاحب، اعتزاز صاحب formal کرلیں ورنہ یہی چیزیں ہوں گی ۔ ایک بات کرنا چاہتا ہے تو پھر دوسرا اور تیسرا بھی بات کرنا چاہتا ہے ۔ تو let us be very clear on that point of order جو ہم نے استعمال کرنا شروع کیا ہے جس کو ہم zero hour کا نام دیتے ہیں۔ چیز اس طرح ہوتی ہے کہ کسی urgent معاملے کو کوئی ایک ممبر اٹھاتا ہے۔ toget some information from the government, to draw the attention of the government یہ debate نہیں ہوتا

کہ ایک نے کہا جی کہ میں بھی تائید کرتا ہوں ۔ میں بھی کہتا ہوں ۔ یہ بات ختم ہو جائے گی ۔ جواب آنے دیں اس کے بعد پھر دیکھیں گے ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔نہیں ، میری صرف ایک گزارش ہے ۔

جناب چیئرمین۔نہیں ، پلیز ، پہلے اس پر جواب آ جائے پھر آپ کی بات سنیں گے ۔

جی سرتاج عزیز صاحب۔

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, may I take the second point. We have no intention of not observing this particular provision of the Constitution and we have already initiated action to lay the report. I hope that will be laid within this week. Secondly, the situation that the honourable member described arose because the government of their party failed to implement the Constitutional provisions and bring up an award by the middle of 1996, when that was actually due. Although, the National Finance Commission, constituted by them, kept meeting for a year or more but they were unable to reach a consensus on the Award and they left, basically a major constitutional responsibility, unfulfilled. An overdue award and according to the Law Ministry's advice there is no particular distinction whether they have said that these awards declared on the recommendations of the government at that time and as approved by the President is valid, there is no question. But of course the Senate and the Assembly will have every right to express an opinion on the award when the award is presented here. So as far as the procedure is concerned, it is valid, as far as the substance is concerned, the member will have the opportunity to discuss it when the report is presented here. But I do want to place on record the failure of that government to honour their obligations in this respect.

جناب چیئرمین۔جی حیٔ صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔اس پر تو اب کوئی بات نہیں کروں گا۔ اگر آپ اجازت دیں تو پھر بات کروں گا۔

جناب چیئرمین۔دیکھیں ' یہ کوئی debate تو نہیں ہو رہا ہے اور نہ ہی این ایف سی ایوارڈ پر کوئی بات ہو رہی ہے۔ این ایف سی ایوارڈ آئے گا تو اس پر debate کرلیں ۔ ابھی تو انہوں نے یہ کہا ہے کہ جی یہ review کرنا چاہئے ۔ انہوں نے یہ پوائنٹ ریز کیا اور جواب آگیا۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔بہتر ہے جی ۔ جناب والا! میں اس معزز ایوان میں ' چونکہ وزیر خزانہ تشریف رکھتے ہیں ' ایک اہم مسئلے کی طرف ان کی توجہ دلاؤں گا ۔ سینڈک پروجیکٹ اس معزز ایوان میں ایک عرصے تک زیر بحث رہا ہے ۔ اس کا مالی مسئلہ ابھی تک حل طلب ہے اور یہ بھی اپنی جگہ حقیقت ہے کہ ابھی تک ۱۶ ارب روپے سے زیادہ خرچ ہوئے ہیں ۔ اور ۱۲' ۱۴ سو کے قریب لوگ برسرروزگار بھی ہیں ۔ ایک profitable منصوبہ ہونے کی بنا پر پہلے بھی کھٹائی میں رہا ۔ مشکل سے یہ 88 ، کے بعد revive ہوا اور ہیڈکوارٹر بلوچستان منتقل ہوا ۔ مگر عملاً حقیقت یہ ہے کہ یہ پروجیکٹ جس کو ملک کے لئے نفع بخش ہونا چاہیے اور اس میں بے شمار لوگ اور بھی برسرروزگار ہو سکتے ہیں ۔ ایک بہت بڑا اور اچھا منصوبہ ہے ۔ چونکہ اس منصوبے کا تعلق بلوچستان سے ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اسی وجہ سے منصوبے کو کھٹائی میں ڈالا ہوا ہے ۔ جبکہ ایک اتنا بڑا خوبصورت ،نفع بخش ، قابل عمل ' اور یہ وہاں اتنا بڑا resource ہے جس کا زیاں ہو رہا ہے ۔

میں وزیر خزانہ سے یہ عرض کروں گا کہ موجودہ حکومت اس اہم منصوبے کی طرف توجہ دے۔ گو کہ پچھلی حکومت نے اس پر خاطرخواہ توجہ نہیں دی ۔ کم فنڈز دیئے ۔ جو اس کی requirements ہیں یہ خود ٹیکنیکل لوگ ہیں جانتے ہیں ۔ اس کی requirements کے مطابق اس کا کوئی راستہ نکالیں۔ اس کو ایک ایسا منصوبہ بنائیں تاکہ یہ سارے ملک کے لئے ایک بہترین منصوبہ سامنے آئے اور اربوں روپے جو اس پر لگائے گئے ہیں وہ بھی زیاں ہونے سے بچیں اور لوگوں کا مسئلہ بھی حل ہو ۔ تو یہ ایسا منصوبہ نہیں ہے کہ اس کو اب چھوڑ دیا جائے ۔ میں چاہتاہوں کہ اس پر کوئی پالیسی سٹیٹمنٹ دی جائے۔

جناب چیئرمین۔جی جناب سرتاج عزیز صاحب ۔

جناب سرتاج عزیز۔جناب چیئرمین! اس پر already ہمارے ہاں دو دفعہ بات ہو چکی ہے گزشتہ ایک مہینے میں ۔ اس میں بنیادی بات یہ ہے کہ یہ ایک development project تھاجو پبلک سیکٹر فنانسڈ تھا لیکن اس کو چلنا کمرشل لائن پر تھا ۔ کہ ایک دفعہ جب پروجیکٹ مکمل ہو جائے تو وہ ایک تجارتی منصوبہ ہے۔ وہ بنکوں سے پیسے لیں گے ۔ extract کریں گے Copper بیچیں گے اور اپنا پیسہ واپس کریں گے ۔ انہوں نے پہلے تو اس کی implementation اس طرح کی اس کا جو capitalخرچہ تھا وہ بارہ ارب سے سولہ ارب ہوگیا۔ delay بھی ہوا کچھ اور بھی ہوا۔

اب اس کے بعد جتنے بینکوں نے پیسے ان کو دیئے ہوئے ہیں ابھی تک وہ واپس دے نہیں رہے اور وہ مزید یہ ہے جو کاپر بھیجنے کا انتظام ہے وہ صحیح طریقے سے نہیں کر رہے ہیں ۔ گورنمنٹ ایک کمرشل venture میں کہاں تک پیسے ڈالتی جائے گی اور پیسہ ڈوبتا رہے گا۔ سٹاف جو ہے وہ جتنا چاہئیے وہ اس سے زیادہ ہے بلکہ چیف منسٹر صاحب جب پچھلے دنوں مجھے ملنے آئے تھے تو ان سے میں نے خود یہ کہا جی کہ سینڈک کو viable بنانا بہت ضروری ہے ۔ آپ بھی صوبائی حکومت کی طرف سے اس کی نگرانی کریں کہ وہاں ان کے لئے کوئی لیبر کی مشکلات پیدا نہ ہوں اور اس کو صحیح تجارتی بنیادوں پر چلایا جائے تاکہ صوبے کی آمدنی بھی بڑھے اور لوگوں کو روزگار بھی ملے لیکن جب تک اس کی کمرشل اور اکنامک ensure viability نہیں کی جائے گی تو حکومت وہ صرف بجٹ سے پیسے اب اس میں مزید نہیں ڈال سکتی کیونکہ جو بجٹ کا کام تھا وہ ہو گیا ۔ پراجیکٹ مکمل ہو گیا۔ اب ورکنگ کیپیٹل اسے کمرشل basis پر حاصل کرنا ہے ۔ وہ اسے تب ہی ملے گا جب وہ کمرشل لائنز پر چلایا جائے گا۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ اس پر بحث ہو تو میں تیار ہوں ۔ میرے پاس اس وقت اعداد و شمار تو نہیں ہیں لیکن ہم خود کوشش کر رہے ہیں بلکہ میرے پاس جب چائنیز ملنے آئے تھے--- اچھا اس میں smelting کی arrangement نہیں ہے وہ ore جو نکلے گا وہ چائنہ جائے گا اور وہاں جا کر تو پھر وہاں سے وہ اس کو Smelt کر کے بیچیں گے اور اپنا قرضہ وصول کریں گے بلکہ کل ہی میرے پاس ایک آسٹریلین آیا تھا اور میں نے اپنے Initiative سے کہا کہ آپ کا Oman میں ایک Smelting Plant ہے تو آپ اس پلانٹ والے سے کہیں کہ ہمارے ہاں ore ہے ۔ Oman اس سے قریب تر destination ہے اور یہ ore اگر وہاں چلا جائے ۔ اچھا فروخت ہو گا اور اس کے Against آپ ان کو تھوڑا سا Advance دے دیں ۔ اگر کوئی ڈیل کمرشل ہو گی اس کے Againstانہیں پیسے مل سکتے ہیں لیکن جب مال فروخت ہونے کا کوئی انتظام

ہو گا تو تب ہی جا کر یہ ہو گا اور اس کو کمرشل بنیادوں پر چلانے کے لئے تو جیسے آپ دیکھیں گے اس ایک مہینے میں مجھے جب بھی موقع ملا ، کسی نہ کسی حوالے سے میں نے اس پراجیکٹ کی فعالی کے لئے اور اس کو بہتر بنانے کے لئے اپنی طرف سے Initiative لئے ہیں لیکن Hopefully کوئی نہ کوئی پیش رفت اس پر جلدی ہو سکے گی۔

جناب چیئرمین - جی جناب ظفراللہ جمالی صاحب۔

Mir Zafarullah Khan Jamali: Sir, I will start if you will allow me on the Sandak Project and then also touch the NFC

جوکہ اس میں ذکر کیا گیا ہے۔ آپ اس میں مجھے اجازت دے دیں۔ جناب جہاں تک Sandak کا معاملہ ہے

The Federal Government then, when they went for this project, I think the P & D here and Finance here... which ever Government was then in power was not blind to the fact , to the situation in Balochistan whether returns are going to be feasible or not.

مختلف ادوار میں مختلف حکومتیں مختلف موقعوں پر تیار کرتی رہی ہیں کیونکہ یہ پراجیکٹ ہے بلوچستان میں، اب وزیر خزانہ صاحب کہہ رہے ہیں جناب کہ Viable returns نہیں ہیں۔ جناب چیئرمین! جب بلوچستان سے سوئی گیس emanate ہوا تھا اور پہلی مرتبہ 1982\83 میں گیس ان کو فراہم ہوا ، اس وقت بھی اس وقت کے وزیر خزانہ نے کہا تھا کہ جناب یہ Viable نہیں ہے Returns اچھے نہیں ہیں۔

Without realizing they were using that gas from Balochistan right till Peshawar, till Lahore, till Islamabad, till Karachi because it suited to then those Governments in power but for Balochistan the question was that it is not viable. Now today, Mr. Chairman, they come to the same instance that Sandak is not viable. Now if you go through the different attitudes of the different Governments while in power at the federal level, whether it was a Peoples Party's Government, whether it has been a Muslim League's Government, whether it

was a Martial Law's Government, we have always been at a receiving end.

کہ جناب بلوچستان کا بولان میڈیکل کالج ہے وہ خراب ہے ' Viable نہیں ہے ۔ بلوچستان کا سینڈک پراجیکٹ ہے وہ خراب ہے' Viable نہیں ہے ' بلوچستان کا میرانی ہنگور ڈیم خراب ہے 'Viable نہیں ہے ' کسی زمانے میں بلوچستان کا Pat Feeder Project نہیں تھا اب Viable ہے چونکہ پیسہ مل گیا ہے ان کو

I think the Federal Government should make up its mind whether Balochistan is a part and parcel of this federation or not. For a motor way starting in Punjab, you give billions of rupees. For the highways in Balochistan, the budget is Rs. 50 crore for the whole year. Now what are the priorities?

ان کا معیار کیا ہوتا ہے ۔ I would request to the Governments in power today کہ یہ ہمیں مہربانی کرکے نہ کہا کریں کہ

It is not viable. If it is not viable you are competent enough to amend the 8th Amendment, you should be competent enough to look after the projects in Balochistan. I would request and urge the Finance Minister and the Government in power today that please do not put us at the receiving end and do not stretch your sticks towards us, it might break in between.

Sir, coming to the NFC Awards. Unfortunately or fortunately I am still a member of NFC Commission.

اور سب یہی کہتے ہیں کہ جناب یہ جو non elected حکومت ہے۔ ان کو کیا حق پہنچتا ہے' ان کو کیا اختیارات پہنچتے ہیں کہ وہ این ایف سی ایوارڈ کو announce کرتی ہے۔ بد قسمتی سے تین سال پیپلز پارٹی کی حکومت in power رہی۔ این ایف سی ایوارڈ میٹنگ بلا کر فیصلہ نہ کر سکی ۔ اس سے پیچھے اگر دیکھیں مسلم لیگ کو 1990,1991 میں جو کریڈٹ جاتا ہے۔ انہوں نے کمیشن بلا کر ایوارڈ کا اعلان کر دیا ۔ ابھی کیئر ٹیکر set-up پر جو ہر وقت یہ لعنت بھیجتے ہیں کہ جناب ! یہ ان کو حق نہیں پہنچتا اگر کیئر ٹیکر حکومت صاف ' شفاف الیکشن کرا جائے ۔ اس کے lieu میں اگر منتخب حکومت آ جائے تو کیئر ٹیکر حکومت کا کارنامہ ٹھیک ہے ۔ اگر یہ کیئرٹیکر حکومت این ایف سی

ایوارڈ کا اعلان کرے تو

That is not palatable. Sir, I am not still well versed with the rules and conduct of business in the Senate. Fortunately or unfortunately, probably, one of the rare members, myself and Aitzaz Ahsan to be, through the provincial assemblies in the 70s. The National Assembly through the 80s. Now, the Senate in the 90s, I don't know, where we end up in year 2000, God knows but still get used to this forum. So, my request is that when the NFC Award comes up, I would request you what ever the constitutional lacunas or the problems are, the illustrious, learned Counsels on my right or probably on my left are here, we would like to debate it. But please let them keep in mind, they should realise one thing that NFC Award was passed by the caretaker government which is under a constitutional set up. There is nothing unconstitutional of a caretaker set up. It is imbibed in the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

جناب چیئرمین! کل میں بڑے غور سے دیکھ رہا تھا کہ یہ جو آٹھویں ترمیم ختم کر رہے تھے۔ مجھے خوشی بھی تھی، محسوس بھی کر رہا تھا اور جب آج صبح میں نے سابقہ وزیر اعظم صاحبہ اور موجودہ وزیر اعظم صاحب کی تصویریں دیکھیں تو میں اس میں تھوڑا حیرت زدہ ضرور ہوا کہ جتنی بھی حکومتیں بنی ہیں، چاہے دونوں حکومتیں پیپلز پارٹی کی یا دونوں حکومتیں مسلم لیگ کی۔ اتفاق سے اس کا محرک 58-2,(b) تھا ۔ یہ بات کل میں پوائنٹ آؤٹ نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ ایوان کا ماحول کچھ ایسا تھا کہ alright, let us go with the flowing of the dive اچھا ہوا۔ انہوں نے ترمیم کی ۔ کئی ہمارے دوست، ساتھی ایسے تھے جنہوں نے اس وقت 58-2.(b) کو سپورٹ کیا تھا اور کئی دوست ایسے تھے جنہوں نے کل اس کو negate کیا مگر جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ این ایف سی کے حوالے سے ہی کہ یہ emanate بھی وہیں سے ہوئے اور بعد میں آ کر annual اسی کو کیا ۔ That is a different issue. تو اسی لئے جناب چیئرمین صاحب! میری گزارش یہ ہے اور رضا ربانی صاحب سے، خارجہ وزیرصاحب سے ----

جناب چیئرمین۔ بہر حال مناسب وقت پر I think we can debate it and all the

things will come up.

میرظفر اللہ خان جمالی۔ جناب والا! میرے لئے یہ بہت مناسب وقت ہے ۔آپ مجھے بات کرنے دیں ۔

جناب چیئرمین۔ جناب! بات بہت لمبی ہو گئی ہے ۔

میرظفر اللہ خان جمالی۔ جناب والا ! میں اسی کی طرف آ رہا ہوں ۔برائے مہربانی مجھے بولنے دیں۔

جناب چیئرمین۔ بولنے کی کوئی بات نہیں ۔ بولنے کا موقع بھی تو ہوتا ہے ۔

میرظفر اللہ خان جمالی۔جناب والا! جب ایک چیز کو آپ for the sake of criticism criticize کریں

Which is not palatable to us. Sir, that is exactly what I wanted to say and when the time comes I would request and urge that I will speak on that.

جناب چیئرمین۔بالکل بالکل جناب ! what I am saying is. کہ این ایف سی ایوارڈ پر بہت ساری تجاویز آ رہی ہیں 'باتیں ہو رہی ہیں تو why not debate it properly. کیونکہ یہی موقع ہوتا ہے ' پوائنٹ آف آرڈر پر وقت تھوڑا ہوتا ہے تو we try and confine it کہ بھئی کسی نے raise کیا اور وزیر صاحب سے انفارمیشن لے لی لیکن obviously it is an important issue and may be we can have a proper motion and discuss it at length and get the views of all the parties.

جناب سرتاج عزیز ۔اس وقت پلاننگ کمیشن وغیرہ نے کہا تھا کہ پراجیکٹ viable نہیں ہے لیکن چونکہ بلوچستان میں تھا' less developed area میں تھا تو اس کی منظوری اس بنا پر دی گئی تھی۔ میں نے جو بات کہی تھی وہ یہ تھی کہ جو capital cost ہوتی ہے ایک پراجیکٹ کی وہ پبلک فنانسڈ تھی اور اس کے لئے' بلکہ مجھے یاد ہے ہماری پچھلی گورنمنٹ میں جتنا pending کام تھا ہم نے بہت accelerate کیا اور یہ پراجیکٹ اس لئے مکمل ہوا۔ اب جو working capital ہے commercial running کے لئے' جو دوسرے صوبوں میں پراجیکٹس ہیں ان میں بھی چاہے

گورنمنٹ کا پراجیکٹ ہو وہ بجٹ پر finance نہیں ہوتا۔ working capital کمرشل طریقے سے finance ہوتا ہے۔ میں نے اس کی viability کی بات کی تھی۔ پراجیکٹ کی viability کی بات نہیں کی تھی۔ آپ نے جیسے فرمایا ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں تو ---

جناب چیئرمین - نہیں اس کا بھی آپ دیکھ لیں۔ this can be discussed in the House یا کمیٹی میں ہو سکتا ہے۔

جناب سرتاج عزیز۔ متعلقہ کمیٹی میں ہو سکتا ہے۔

Mr. Chairman: You can present your point of view.

یہاں پر بلوچستان کے سارے ممبران ہیں۔ بار بار یہ ایشو آتا ہے۔ ڈاکٹر حئی صاحب کئی دفعہ اس کو اٹھا چکے ہیں۔ تو اس کو اچھی طرح discuss کر لیں تاکہ ان کے ذہنوں میں بھی ہو، کہ بھئی مشکلات کیا ہیں اور کیا کرنا چاہیئے تاکہ یہ پراجیکٹ viable ہو جائے۔ جیسے کہ آپ نے آج فرمایا ہے کہ کچھ تجاویز ہو سکتی ہیں۔ you also mentioned Oman and you also mentioned کہ بھئی کوئی commercially viable طریقہ نکالا جائے تو may be with the exchange of views

جناب سرتاج عزیز۔ جیسے کمیٹی بنتی ہے تو اس پر بات ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے۔ ایک منٹ جی۔ جی اعجاز جتوئی صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب چیئرمین! افسوس کے ساتھ مجھے یہ Point raise کرنا پڑ رہا ہے کہ آج ۱۱ دن ہوئے ہیں اس سینٹ کو دوبارہ reconstitute ہوئے اور میں نے ۱۱ دن میں کوئی ۳ مرتبہ اپنا لوکل ایڈریس سیکرٹریٹ کے حوالے کیا ہے۔ ابھی تک مجھے Orders of the Day میں اور کوئی بھی mail سیکرٹریٹ کی طرف سے نہیں آیا ہے۔ اس پر مجھے بڑا افسوس ہو رہا ہے۔ سیکرٹریٹ کو ذرا organize کیا جائے کیونکہ پہلے بھی ہمارے ۱۸ ووٹ خراب ہوئے ہیں تو تھوڑا سا اگر organize ہو جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین - آپ نے اپنا ایڈریس ان کو دیا ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب چیئرمین! ۲، ۳ مرتبہ لوکل ایڈریس دیا ہے۔ لکھ کر بھیجا ہے لیکن ابھی تک کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔ ان کی نظر سے نہیں گزرا ہو گا۔

جناب چیئرمین ۔ راجہ صاحب، اس طرح کریں کہ جس آدمی کی ڈیوٹی ہے اس کو بلا کر پوچھیں کہ کیا بات ہے۔ and let me know جی جناب طاہر بزنجو صاحب۔

جناب محمد طاہر بزنجو۔ جناب چیئرمین! وزیر خزانہ صاحب یہاں تشریف رکھتے ہیں ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کے جو major projects ہیں جس میں سینڈک پراجیکٹ ہے، پٹ فیڈر کینال ہے یا نیشنل ہائی ویز ہیں۔ گزشتہ کئی سال سے دیکھا گیا ہے کہ وفاق کی طرف سے جو فنڈز مختص کئے جاتے ہیں اس میں ہر سال کٹوتی کی جاتی ہے ۔ میری گزارش یہ ہے کہ ابھی جو بجٹ آنے والا ہے تو اس میں ان پراجیکٹس کے لئے وفاق کی طرف سے جو فنڈز مختص کئے جاتے ہیں ان میں کٹوتی نہیں کی جائے۔ اس کے نتیجے میں ہم دیکھ رہے ہیں۔ فرض کریں کہ جب سینڈک پراجیکٹ کی بات ہوتی ہے، یہ ۱۹۶۰ء کا پراجیکٹ ہے اور آج تک مکمل نہیں ہو سکا۔

جناب چیئرمین ۔ جی تاج حیدر صاحب۔

جناب تاج حیدر ۔ جناب چیئرمین! مختصر وضاحت کروں گا ۔ سینڈک کے اندر جو پراجیکٹ ہے وہ blister copper تک کی ہیں وہ finer grade copper یا gold بنانے کی نہیں ہے اور اس کا اس لئے limited scope ہے کہ وہاں پروڈکشن کوئی ۱۷۰۰۰ ٹن کی ہے۔ finer grades جو ہیں وہ ۵۰ ہزار ٹن اور اس کے اوپر جاتی ہیں۔ چین سے جو معاہدہ کیا گیا ہے اس سلسلے میں تو یقیناً محترم سینیٹر نے دیکھا ہوگا وہ یہی ہے کہ ہم blister copper export کریں گے اور تمام دنیا میں یہی ہوتا ہے کہ جہاں بھی reserves کم ہیں وہاں پر ہم اس کی ریفائیننگ کو صرف blister copper تک لے جاتے ہیں ۔ which is 80 percent copper اور اس میں جو copper موجود ہے اس کی قیمت ہمیں مل جاتی ہے اور جو gold موجود ہے اس کی قیمت بھی مل جاتی ہے۔لہذا میں بڑے ادب سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کی مزید ریفائیننگ کی ضرورت نہیں ہے ۔ ریفائیننگ چشمہ پربھی ہو سکتی ہے ۔ which is just across the border آپ blister copper ہی کو ایکسپورٹ کرکے مطلوبہ فارن ایکسچینج حاصل کر سکتے ہیں۔ چین سے جو اس سلسلے میں قرضہ لیا گیا ہے اس کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب چیئرمین! government assurance کمیٹی میں

سینڈک پراجیکٹ کے متعلق کئی دفعہ discussion ہوئی ہے۔ حکومتی نمائندگان بھی آئے، منسٹری کے نمائندگان بھی آئے اور کمیٹی کے ممبران بھی تھے ۔ اس میں اس کے لئے فنڈز کو فراہم کرنے کا مسئلہ تھا اور جوں جوں کمیٹی اس پر زور دیتی ہے تو کچھ releases ہوئی ہیں۔ آخری مسئلہ اس میں فنڈز کی provision کا ہے۔ تو میں یہ تجویز کروں گا کہ چونکہ حکومت اب نئی آئی ہے ۔ اس مسئلے میں ایک statement حتمی طور پر اس پراجیکٹ کے متعلق فنانس منسٹری کی طرف سے دی جائے تاکہ پوزیشن واضح ہو سکے کہ اگلے بجٹ میں اس کی پوزیشن کیا ہوگی یا ۳۰ جون تک اس کی پوزیشن کیا ہے۔ اس کی completion کے لئے رکاوٹیں ہیں اس میں سب سے بڑی رکاوٹ جو ہے وہ funding کی ہے۔ اس کے متعلق ایک واضح statement فنانس منسٹر صاحب ہاؤس میں دیں۔

جناب چیئرمین۔ جی مسعود کوثر صاحب ۔

سید مسعود کوثر۔ NFC Award کے سلسلے میں آپ کی جو observation ہے اسی سے متعلق ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ابھی جناب جمالی صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر یہ NFC Awards Caretaker Governmentنے دے دیا ہے تو اس میں کیا قباحت ہے ۔ جناب والا! اسی آرٹیکل160 کا (5) Sub Article ہے، وہ یہ کہتا ہے کہ the recommendation of the National Finance Commission together when an explanatory Memorandum as to the action taken thereon, shall be laid before the Houses and the Provincial Assemblies جناب اس کا logic یہ ہے کہ جب کوئی elected government ہوتی ہے تو اس وقت اسمبلیاں موجود ہوتی ہیں اور جو بھی گورنمنٹ in power ہوتی ہے presumption یہی ہے کہ اس کو اسمبلی کی majority کی تائید حاصل ہے۔ اس لئے جب وہ دوبارہ when the award is laid before the assembly, then it is the duty of the assembly or atleast the majority party or the party which is in Government کہ وہ اس ایوارڈ کو defend کر سکیں۔ اب یہ anomaly ہو گئی ہے کہ کیئرٹیکر گورنمنٹ نے ایک ایوارڈ دے دیا ہے جب یہ elected representative and provincial assemblies میں جائے گی تو جناب they will disown it یہ تو ہم نے کیا نہیں ہے ۔ تو اس لئے یہ ضروری ہے اور اس لئے ہم یہ چاہتے تھے کہ یہ تمام جو exercise ہے یہ elected Government کو کرنی چاہیئے تھی اور Caretaker Government جو ہے under the

اس کی responsibility Constitution نہیں لے سکتی ۔ دوسری بات جناب آپ نے کہا ہے کہ یہ
کسی کمیٹی میں discuss ---- میں کہتا ہوں کہ یہ چونکہ constitutional provision ہے کہ اس کو
the report has to be laid before the assemblies and the National Assembly and
the Senate, therefore, I would say کہ جتنا جلدی ہو سکے یہ lay کیا جائے ۔ کیونکہ یہ بڑا اہم مسئلہ
اس لحاظ سے بھی ہے کہ these are with the divisible pool and a division of resources
to the provinces and the Federal Government. تو اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ بجائے
کمیٹی کے ادھر ہی اس کو discuss کیا جائے۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں NFC Award تو could probably be discussed even
on a motion ، تو کوئی موشن لائیں ، کوئی چیز سامنے لائیں تب ہی ہو گا۔

سیدمسعود کوثر۔ جناب یہ تو constitutional requirement ہے ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں دیکھیں آپ انتظار کیوں کرتے ہیں ۔ اس سے پہلے NFC Award
کو discuss کرنے کے لئے چیز لے آئیں۔ آجکل وقت بھی ہے ۔ جی میاں رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Sir, not with moving a motion , I am sorry to cut in is that we do not have the required detailed information that is what I have said in my point of order and the honourable Minister was good enough to say that in the coming week, the government would be tabling it. So, when it is tabled, discussion on it can take place.

Mr. Chairman: Yes, Shafqat Mehmood Sahib.

Mr. Shafqat Mehmood: Sir. I almost feel duty bound to support my honourable colleague from Balochistan on the issue of NFC. The fact is that if you look at Article 160 of the Constitution, nowhere does this Article say that the Federal Government does not mean a Caretaker Government. It says the President shall refer to the Federal Government, in fact , in other provisions of the Constitution, which my honourable friend knows very well , a Caretaker

Government is a Federal Government or Provincial Government as the case may be and there is no difference. Now sir, let us look at the substantive point of view. As far as the procedure is concerned, I have no doubt in my mind that there was nothing wrong procedurally with the Caretaker Government in initiating this process and concluding this process to an NFC Award. Now sir substantively, since it says over here in the Constitution that it is to be laid before both Houses of the Parliament and as the honourable Finance Minister has said that it will be laid before both the Houses of the Parliament. Then I think if there are problems with the award, if there are problems about some matters within it, those matters can be taken. There is no stopple for the current Government to change the NFC Award and to make some recommendations which are different and get the NFC reconstituted. It does not say anywhere over here that NFC can not be reconstituted. It does not say that the matter can not be referred to the President back. So, therefore, I would say that we should concentrate on substantive matter and if there is a problem with it, that problem can be rectified but to keep saying that the Caretaker Government had no authority to constitute an NFC and no authority to get an NFC's powers. In my humble opinion I don't take any claim being a lawyer, I don't think that that is correct.

جناب چیئرمین: جی جناب ڈاکٹر بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : بسم اللہ الرحمان الرحیم، پچھلے دنوں وزیر خزانہ نے گوادر پورٹ کے لئے جو بیان دیا تھا، میں بلوچستان کی طرف سے اس پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ایک اور اہم سکیم میرانی ڈیم ہے جس کو کہ گزشتہ گورنمنٹ نے بھی delay کیا تھا۔ میں وزیر موصوف کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ وہ ہمیں بتائیں کہ اب تک میرانی ڈیم پر کیوں اتنی

delay ہو رہی ہے کیونکہ یہ مکران کے لئے اہم مسئلہ ہے اور اگر اس سکیم پر کام کیا جائے تو وہاں جو زرعی ضرورتیں ہیں ، وہ پوری ہو جائیں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو این ایف سی ایوارڈ ہے یا بلوچستان کی جتنی بھی بڑی بڑی سکیمیں ہیں تو جو بھی گورنمنٹ آتی ہے، ان کے ساتھ زیادتی کرتی ہے۔ جو نئی گورنمنٹ آئی ہے، میاں صاحب سے بھی ہماری بات چیت ہوئی ہے اور ہم یہ توقع کرتے ہیں کہ جو pending سکیمیں، بلوچستان کے حوالے سے ابھی تک شروع نہیں ہو سکیں ان پر کام ہو۔ اس گورنمنٹ سے ہماری توقعات ہیں کہ وہ میرانی ڈیم اور گوادر پورٹ جو اہم سکیمیں ہیں ، اب تک صرف زبانی طور پر ہر گورنمنٹ بات کرتی ہے لیکن اب تک عملی کوئی کام نہیں ہو رہا ہے۔ تو میں چاہتا ہوں کہ اس پر کام ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: جی جناب سیف اللہ پراچہ صاحب۔ رضا ربانی صاحب اس کو formalize کر لیں کہ یہ جو zero hour ہے اس کو کس طرح استعمال کرنا ہے۔ جی جناب سیف اللہ پراچہ صاحب۔

جناب سیف اللہ پراچہ: جناب چیئرمین! آپ نے بلوچستان کے سینیٹر کے نظریات تو سن لئے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے جو منسٹر برائے فنانس ہیں یہ خود بھی اس exerciseمیں حصہ لیتے رہے ہیں تو میں ان کی خدمت میں یہ تجویز دوں گا کہ اگر یہ خود ایک میٹنگ کر لیں اور بلوچستان کے سینیٹرز اور ایم این اے کو بلا لیں، اور جتنے پراجیکٹ pending ہیں چاہے وہ میرانی ڈیم ہو، چاہے وہ گوادر پورٹ ہو، چاہے وہ سینڈک پراجیکٹ ہو اس پر غور کر کے ایک صاف تصویر بجٹ کے لئے آجائے گی تو یہ ڈیمانڈ جو صوبہ بلوچستان کی ہے اس پر ذرا غور کر لیں۔

جناب چیئرمین: جی جناب رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: I am grateful, sir. I will be very brief on two very small points that have been raised. One is the question of, I don't know why it is being taken in such a light may by the two former members of the caretaker Government. The scope of the caretaker Government has been defined in a string of rulings of the superior courts and the last being in Mr. Nawaz Sharif's case where only such actions which were there for the day to day

running of the State were validated by the Supreme Court of Pakistan and there are a string of Supreme Court and High Court decisions as to the role and the ambit which is available to the caretaker Government. So, that issue is very clear . The NFC does not fall within the day to day running of the affairs of the State. Elections is an issue which is primarily the concern of the caretaker Government because it comes in to hold elections. So, it has to have elections held, that is No.1.

No.2, is that the NFC cannot be further amended, for the simple reason, that is why we are crying that the Constitution provides that only prior to the President signing the order or signing the award, can he make adjustments in it. Once the award has been finalized, it would become very difficult to reopen it. That would open up totally different flood gates as to the legal complications to it. So, that is why this hue and cry is being created on the NFC award and the elected Governments being deprived of formulating the NFC award.

جناب چیئرمین: اب جی ایک معاملہ ہے، اٹارنی جنرل صاحب، آپ کو کچھ چیزوں کے بارے میں کہا گیا تھا کہ زرداری صاحب کے معاملے میں بتائیں، کوئی ریکارڈ تھا، which Senator Aftab Ahmed Shaikh had pointed out.

Mian Raza Rabbani: Sir, on point of order.

Mr. Chairman: Yes.

Mian Raza Rabbani: Sir, before the learned Attorney General takes the floor, I would most humbly like to bring to your notice the fact, since I am not aware but I would expect that you would ascertain that I would not like the proceedings in this matter to be delayed. So, the ascertainments can be by whatever way you like, in your chamber or whatever but there is a ruling that

has been given by you in 1989 to the effect that; should the Attorney General be of 65 years of age or above? He is not competent, qualified to hold the office of Attorney General under Article 100 of the Constitution and by virtue of not being qualified to hold the office of Attorney General, has been entitled to the privilege of Article 57 whereby he can come to the House, address the House and partake in its proceeding, your ruling is, I think you are well aware of it. It is before me and you have stated in the closing paragraph, its a very lengthy ruling.

Mr. Chairman. I would request that, that was a privilege also and you may move a motion and hear arguments

(interruption)

Mr. Chairman: If you are serious in this matter, then please bring up a proper notice.

Mian Raza Rabbani: Sir I have brought up to your notice .

جناب چیئرمین۔ میں جانتا ہوں کہ آپ نے کیا ہے ۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس پر ڈبیٹ بھی ہو تو آپ باقاعدہ موشن لے آئیں ۔ I will hear the arguments again and to see whether reply is to be presented. رولنگ اپنی جگہ موجود ہے ۔ آپ موشن لائیں میں اس کو سن لوں گا کہ رولنگ کس حد تک ان کو apply کرتی ہے، کتنی عمر ہے، کیا بات ہے، لیکن off side تو میں نہیں کرسکتا۔

میاں رضا ربانی ۔ موشن کے علاوہ میں نے اسی لئے شروع میں آپ سے عرض کیا کہ یہ ایک question of fact ہے۔

Mr. Chairman: You see not only that I will tell you, what have happened since then for example, when your government came in, Mr. Fakhruddin. G. Ebrahim was recommended, I was then the President of the

country, I received advice from the Prime Minister that Mr. Fakhruddin G. Ebrahim be appointed the Attorney General. I pointed it out that ruling is present, that this is a matter but he said

Despite my ruling, - کہ نہیں ہو سکتا because we have got advice کہ نہیں اس کو کرنا ہے

raise کہ جی آپ مہربانی کر کے آپ اس ایشو کو I appointed him. What I am saying is

کرنا چاہتے ہیں لائیں' میں اس پر بحث سنوں گا' دوبارہ سنوں گا شاید اس میں کوئی نئی بات آ جائے۔

کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں یا میں صحیح کہتا ہوں کہ یہ ایک ایشو ہے I am not saying - سن لیں گے

He is appointed, as far as, the Constitution is concerned he stands appointed

کر سکتا ہوں۔ regulate کو ہی internal proceedings اب ہمارے ہاؤس کی' میں now

I cannot declare any appointment illegal or invalid for the purpose of the internal proceedings of the House. You are raising a question, last time it came up on a privilege motion.

For the purpose of my internal proceedings I will re-examine the آئیں لے بھی آپ question in the light of anything fresh that can be.

(interruption)

Mian Raza Rabbani. Sir I would make it abundantly clear that I am not raising this question for you to decide whether he is rightly or wrongly appointed as the Attorney General. I am raising this question essentially on the basis that for the interpretation of the Constitution, you are competent when it comes to it as having an effect on the internal proceedings of the House.

Mr. Chairman. What I am saying is please raise this issue, I will hear the arguments and see whether their ruling applies to the incumbent. I am also told this that since there has been some court judgements also. What is the effect of those on this. We will examine all this.

Mr. Attorney General: Mr. Chairman, Sir If I may say so, not at all disturbed by what my learned friend, honourable Senator has just observed. I have been a law abiding citizen. I am a Barrister and a senior Advocate of the Supreme Court. I should never be able to forgive myself, if I ever did anything in contravention of the law. All my life, I have tried to uphold the majesty of the law inside the court and outside. I will be very glad if my case is brought under the microscope. As far as I am concerned, when I was appointed Attorney General, I was satisfied, on the basis of a long line of authorities, that there was nothing amiss whatsoever with my appointment as the Attorney General for Pakistan. But the honourable Senator is entitled to have his views. This can be debated.

Mr. Chairman: Any how, at the appropriate time we will hear this with all details.

Mr. Attorney General: Certainly I will make my answer and the only thing I would wish to say about the ruling which is stated to have been given by you, Mr. Chairman, in this matter, at some point of time, some years ago, is that you, sir, are a law-knowing person and surely you will be the first to accept my humble contention that whatever may have been your view, it is subject to the law laid down by the superior Courts of Pakistan. And having said that I shall say no more.

Mr. Chairman: At the appropriate time I will hear the specific views in the proper manner.

Mr. Attorney General: So be it. I am grateful, sir. Now Honourable Senator Aitzaz Ahsan had raised a point of order and Senator Aftab

Ahmed Sheikh had raised some objections and one of these objections was that in his own case, your ruling in Chaudhry Shujaat Hussain's matter was not complied with . In fact ,it was defied and he suggested , he indeed alleged, some kind of forgery also, and there upon I was directed by you, sir, Mr. Chairman, to cause the record of the relevant cases to be brought and placed before the House. I complied with your direction. The direction was given to me on Thursday last. On Friday, I got in touch with the Chief Minister of Sindh who was away to Larkana and I informed him of what was desired by you and what I wanted him to do. He promised to me that he would ask the Advocate General of Sindh to do the needful. The Learned Advocate General then sent me copy of an order. Now this was not what I had asked for. He sent a copy of an order which shows that the Session Judge, Hyderabad , in at least one case in which he made an order on the 19th of February, 1995, had said that without going into the merits of the present application, the interim relief is granted to the petitioner to enable him to attend the Senate Session of 22nd February, 1995 at the Parliament House, Islamabad. Sir, I understand what is wanted but I am explaining to you what has happened so far, and why I have not yet received the record. Indeed, there have been only three working days since then. One was a holiday being Sunday. Now I am still waiting for the record. I have told him that I did not need a copy of the judgement or copy of the judgements, I needed......

جناب چیئرمین۔ نہیں - یہ بھی relevant ہے کہ بھئی یہ judgement یہ آرڈر
کس basis پہ پاس ہوا ہے it is also relevant دونوں چیزیں relevant ہیں -

Mr. Attorney General: My understanding of direction was that I

must cause the record to be produced at least that....

جناب چیئرمین - نہیں نہیں - یہ بھی relevant ہے but I want to get the
application of Senator Aftab Sheikh in those cases ان کا کہنا تھا کہ جی ہم نے جو
درخواست دی تھی اس میں blank places کو fill up کرکے تو کچھ بھرا گیا تھا تو مجھے وہ درخواستیں
چاہئیں اور پھر یہ آرڈر اس وقت ہوا ہو گا this is also relevant یہ آرڈرز بھی چاہئیں۔

Mr. Attorney General: So wait then. But the point I am making is in fact a request that the record has to be collected in the several cases, some in Hyderabad, some in Karachi and the learned Advocate General Sindh has promised that he will collect all that record but that it will take a little time. I do beg you to give me about a week so that I don't have to come here and sit here doing nothing.

جناب چیئرمین - Can you do it earlier than that سپیشل کسی آدمی کو depute
کروایا جائے because I think it could be done earlier than a week.

Mr. Attorney General: Well. I am only trying to avoid having to come here again and saying that the record has not yet been received.

Mr. Chairman: I think what you could do Mr. Attorney General.

Mr. Attorney General: I will do my best, sir.

Mr. Chairman: No, what you could do is ask whoever it is, Chief Minister Sindh or the Advocate General to please depute an officer specially for this purpose who will go to the District and Sessions Judge Hyderabad's court and get the copies of documents, applications filed by Senator Aftab Sheikh which must be on record and the order passed thereon.

Mr. Attorney General: Having been a practising lawyer, I am

sure sir, you will appreciate that it is not as simple. It takes time. They go there

اچھا جی ڈھونڈ رہے ہیں اچھا جی پتا نہیں فائل کدھر چلی گئی

these files have been transferred from the Suppression of Terrorist Activities Courts to the courts of the Session Judges at Karachi and Hyderabad. I have no intention of delaying the matter. I have no interest in delaying the matter. I want to place this record before this learned House.

جناب چیئرمین - تو آپ اس طرح کریں - I think this is too long the time that you are asking. آپ مہربانی کرکے دیکھیں

I have been a practising lawyer but I have not been Attorney General and I believe the Attorney General is very powerful person. So, what you could do is, ask the Chief Minister Sindh to depute an officer specially for this purpose you could ask the Advocate General

کہ وہاں جاکر ایک دن میں بھی لا سکتے ہیں - یعنی وہاں سے کاپی ہی کروانی ہے اور اسکو---- بےشک un-attested ہی اگر ہوں authenticity ان سے establish کر لیں it is jsut wanted for the record

Mr. Attorney General: Quite right!

جناب چیئرمین : تو مہربانی کرکے what I would like you to do is کہ کم از کم تین دن میں again statement ہمیں دیں گے کہ کیا progress ہوئی ہے اس میں -

جناب اٹارنی جنرل- آج تو منگل ہے -

Mr. Chairman: It is Wednesday

Mr. Attorney General: Wednesday. Now Thursday, Friday, Saturday then there is Sunday. Surely, there will be no session after three days on Sunday. So, on Monday. I am hopeful that I would be able to get this record and place before you.

جناب چیئرمین - O.K. So, on Monday we expect that in any case اگر
نہیں آئے گا تو then I will start hearing on the other substantive points. جناب اعتزاز
احسن صاحب on point of order

Ch. Aitzaz Ahsan: Sir, now it is evidently clear that there would be an unnecessary delay and at least an unnecessary linkage between this record and the determination or passing of an order summoning one Senator Mr. Asif Ali Zardari. No nexus has been established that it is Mr. Asif Ali Zardari presently detained in Landhi Jail who, at all, prevented himself the production or summoning of any one of the then detained Senators. It has only been presumed, one honourable Senator just argued that since this party did not allow the Senators to come, therefore, there is a stopple against them and Mr. Asif Ali Zardari should not be produced at all or you should not grant him that relief.

Sir, first of all I go to the extent and this is without conceding that Mr. Asif Ali Zardari was himself the person who prevented the implementation of your earlier ruling of 1994, assumed that. Even then under no principle of law once it is determined through your ruling that 'A' Senator has that right whether that right is actually implemented or not but assuming that it was Mr. Asif Ali Zardari who himself prevented and obstructed the implementation even then, and that is denied, even then with respect I would submit that it is no ground of denying him that right which is acknowledged in your ruling of 1994.

Secondly, there is no evidence whatsoever, that it was Mr. Asif Ali Zardari who delayed implementation of your ruling or had anything to do with that either in his official or unofficial capacity.

Thirdly, how the Senators were produced in the past, whether they applied to the court or the Superintendent, whether there was interpolation, all that again is denied by this side, certainly denied for want of knowledge in any case but whether there was any application to the court or application only to the Superintendent, as Senator Aftab Sheikh has stated. What were the mechanics of the production whereby the Senators were actually produced in court. Again sir, it has nothing to do, with respect, I submit, with the production and summoning of Mr. Asif Ali Zardari. What has happened is certainly perhaps of interest and may be of interest certainly to you because it has been alleged that it was not under rulings but it was through the courts or some manipulation ...

Mr. Chairman: What I want to find out that as I said ....

Ch. Aitzaz Ahsan: Sir may I just submit. The position today is that Mr. Asif Ali Zardari had applied to the court as well, our position is consistent. Your ruling is necessary but ultimately the Senator elect or Senator detained has to apply to the court also. Now Mr. Asif Ali Zardari had applied to the court previously, some position was at some time taken, that we will not apply to the court.

Mr. Chairman: So your position is that you need the ruling of the Chair plus the order of the court

Ch. Aitzaz Ahsan: That may be also necessary.

Mr. Chairman: No. Because that was not my understanding when I passed the ruling.

Ch. Aitzaz Ahsan: Indeed, indeed but kindly see that we need

your ruling, we definitely need your ruling and then what the Government previously did it stood here ....

Mr. Chairman: Then what is the value of my ruling.

Ch. Aitzaz Ahsan: Sir, it stood here and we have stated that we would not oppose. Here the Government is also opposing his application in court.

Mr. Chairman: This was not my understanding of the ruling and that is why I am hearing you all. I told you the other day when you raised this issue...

Ch. Aitzaz Ahsan: Sir, may I make my submission on this. This is a very important issue.

Mr. Chairman: I know that is why I want to hear you all. What is the purpose in passing an order which has not been implemented for the last two years at all.

یہ جو آپ مجھے بتارہے ہیں کہ MQM کے معاملے میں بھی according to Aftab Sheikh forgery was committed.

Ch. Aitzaz Ahsan: Sir, first of all, if I may say so with respect and you have to do this. Kindly ask the Government, are they going to refuse to implement your ruling until that issue is......

Mr. Chairman: You see when I make a ruling I want to be sure that it will be implemented. I don't want to pass orders in the air. So, I want to be sure that whatever I do, will be implemented.

Ch. Aitzaz Ahsan: How will you be sure.

جناب چیئرمین۔ یہی تو میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔

Ch. Aitzaz Ahsan: Ask the government.

Mr. Chairman: So, what I will do is---

اس کی جو relevance ہے ، جب دو دن پہلے آپ نے یہ مسئلہ اٹھایا تھا تو میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میرے ذہن میں جو بات آفتاب شیخ صاحب نے raise کی ہوئی ہے اس کی کیا relevance ہے۔ اس جانب سے دو ، تین نکات اٹھائے گئے ہیں تو what I will do is کہ سوموار تک میں ان کو وقت دیتا ہوں۔

چوہدری اعتزاز احسن ۔جناب والا! میری گزارش سن لیں پہلے آپ --

supposing the government says, the Leader of the House is sitting here, it is detention matter ....

Mr. Chairman: It doesn't depend what the government says. I want to make sure that whatever I do is valid and legal and enforceable. And I want to hear the Attorney General that legally if there is any thing wrong in my ruling.

Ch. Aitzaz Ahsan: Sir, there are two things. One about the legality, you will, with respect, go by your precedent--- the rulings. Second with respect to implementation.

Mr. Chairman: No. If you tell me

کہ آپ کی رولنگ میں فلاں غلطی ہے I would be willing to look into it. جس طرح آج آپ نے اٹارنی جنرل کے بارے میں کہا I am willing to look into it. آپ بتائیں مجھے۔ رولنگ کا مذاق نہیں ہونا چاہیئے ۔ I don't want the ruling to become a joke کہ چیئرمین ruling issue کرتا ہے اور اس کے لئے بعد میں کسی اور ----

چوہدری اعتزاز احسن ۔میں آپ کو صرف یہ کہوں گا کہ ہمیں اس کو ضد کا مسئلہ

نہیں بنانا چاہیئے۔

Mr. Chairman: So, what I will do Mr. Aitzaz Ahsan, I will give them time till Monday. After that I will not give them time. On that date I will hear himand hear you.

چوہدری اعتراز احسن ۔جناب والا! یہ بڑاserious معاملہ ہے'detention کا مسئلہ ہے۔

Mr. Chairman:That is why I want to be very serious on it.

چوہدری اعتراز احسن۔ اسی لئے میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ اس کو میں نے یا آپ نے یا کسی نے یا گورنمنٹ نے مسئلہ نہیں بنانا۔

جناب چیئرمین۔ ابھی تک تو بنا رہا ہے۔ ابھی تک تو اس کے ساتھ مذاق ہوتا رہا ہے ۔ ابھی تک تو یہی ہوتا رہا ہے کہ ہمیں چیئرمین صاحب کا بہت احترام ہے' آپ کی رولنگ کا بڑا احترام ہے لیکن فنی خرابی کی وجہ سے اس میں کچھ نہیں ہو سکتا ۔

چوہدری اعتراز احسن ۔اب ہم یہ تاثر تو نہ لیں -----

Mr. Chairman: Mr. Aitzaz, I am sorry---

چوہدری اعتراز احسن۔چونکہ پچھلی حکومت میں یہ ضد کا مسئلہ بن گیا تھا اب آپ نے بھی اس کا مسئلہ بنا لیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ مذاق بھی ہوا' ضد بھی ہوئی کہ جی احترام بہت کرتے ہیں چیئر کا بھی' ایوان بالا کا بھی لیکن فنی خرابی کی وجہ سے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

چوہدری اعتراز احسن۔ جناب والا! ہم اس پر یہ عرض کریں گے کہ حکومت کی ایک پوزیشن ہے۔ جس طرح آپ ہمیں کہہ رہے ہیں کہ آپ کی ایک پوزیشن تھی ' ان کی ایک پوزیشن تھی اس معاملے کو الجھانے کی ضرورت ہی نہیں۔ کیوں ' اگر آپ ان سے پوچھیں کہ اگر میں یہ رولنگ دیتا ہوں یا یہ summon کرتا ہوں تو آصف علی زرداری کو آپ produce کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ -- my ruling then depended on the

کہ ایک حکومت آئی ، اس نے مرضی سے implement کردی ، wishes of the government-- دوسری آئی نہیں کرتی--

I don't want joke to go on Mr. Aitzaz Ahsan. I want this joke to come to an end. I want to know what are the limits of my power. I want to know whether I can enforce it and I want the House to know whether they can implement it. I don't want this to become a joke.

کہ جی آج آتا ہے ہو گیا، کل آیا نہیں ہوا

I want to hear the parties concerned, pass an order and then I hope it will be implemented and I also want you to tell me that what do I do if it is not implemented.

یہ نہیں کہ میں ان کی مرضی پر چھوڑ دوں۔

چوہدری اعتراز احسن۔ جناب والا! دو issues ہیں۔

You have to go by your ruling and precedent.

Mr. Chairman: Even if it becomes a joke.

چوہدری اعتراز احسن۔ میں جناب اس پر آتا ہوں۔ دوسرا مسئلہ implementation کا ہے ۔ اس کے متعلق آپ نے حکومت سے پوچھنا ہے۔ تیسرا اگر اس کے بعد کوئی issue ہے ، تو وہ علیحدہ بات ہے۔ ایشوز دو ہیں ۔ اگر حکومت کہتی ہے کہ ہم implement نہیں کریں گے

certainly, this issue is a live issue. Otherwise, it is an academic issue.

Mr. Chairman: So, on Monday I will take a final decision.

Ch. Aitzaz Ahsan: Sir, I am coming on that. Otherwise it is an academic issue.

نمبر دو، اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم یہ implement کر رہے ہیں --

جناب چیئرمین ۔ آپ سمجھ نہیں رہے ۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ کیا وہ میری رولنگ حکومت کی صوابدید پر depend کرے گی ۔

چوہدری اعتزاز احسن-جناب والا! میں دوسرے لیول پر بات کر رہا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ آپ کی رولنگ حکومت کی صوابدید پر ہو یا نہ ہو ' اس وقت تک جو ایشو آپ formulate کر رہے ہیں یہ academic ہے ۔ جب تک حکومت کی رائے معلوم نہ ہو جائے۔ اب حکومت سے ان کی رائے پوچھیں کہ آپ implement کریں گے یا نہیں ۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ سوموار کو کہہ رہے ہیں ۔ سوموار تک دو چیزیں ہیں ۔ ایک تو this is a delay, I personally myself........

Mr. Chairman: It is a delay, I know.

Ch. Aitzaz Ahsan: I will not be here, I am applying for leave. I personally myself will not be here on Monday. I have to go to the United Nations on a short trip but an important trip.

جناب چیئرمین، کب جا رہے ہیں آپ۔

Ch. Aitzaz Ahsan: I have to leave on 6th morning,

اگر یہ 5th کو بھی کرلیں ؛ 4th کو کرلیں I will not go to.

جناب چیئرمین: ایک منٹ ' ایک منٹ ' 6th is Sunday

چوہدری اعتزاز احسن- جنابSunday morning 5th & 6th کی رات کو مجھے جانا ہے۔

Mr. Chairman: Now unfortunately,

5 کوبھی چھٹی ہو گی ۔

چوہدری اعتزاز احسن- 4 کو ان کو مشکل نہیں ہونی چاہیئے- جی applications تو وہاں سے فیکس ہو سکتی ہیں آج کل فیکس کا زمانہ ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں دیکھیں ہمارے پاس پھر دن کیا رہ گئے ہیں' آج دو تاریخ ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن- جناب آج Wednesday کل Thursdayہو گا۔ پرسوں شام کو اگر اجلاس ہو اور یہ بتا دیں I think most of my Senator colleagues will have to go

to Larkana, Naodero, I will not go.

جناب چیئرمین : پرسوں ۔ چلیں ٹھیک ' I will ask the Attorney-General to make an effort

Ch. Aitzaz Ahsan: I will stay here for that and I am making a submission.

Mr. Chairman: So, I will ask the Attorney-General to make an effort,
کہ بھئی کوشش کریں کہ 4 تک کچھ ہمیں اطلاع مل جائے تا کہ آپ کو اگر نہ بھی ہوا تو on the issues
تاکہ یہ جو باتیں ہیں وہ which have been raised, I would like to hear you on the 4th
ہوں گی factual but on the legal issues which have been raised اس میں I would like to hear you on the 4th.

Ch. Aitzaz Ahsan: I will certainly be, sir.

Mr. Chairman: And there are three legal issues on which I think after hearing the arguments I would like to hear you. No.1 would be this very question that if the party now asking for the exercise of this power has been perpetually and persistently in default and violated the orders of the Chairman Senate, should this power be exercised in favour of that party?

No.2, the question...

Ch. Aitzaz Ahsan: And we will not distinguish between a party and an individual.

جناب چیئرمین: نہیں نہیں آپ کریں ۔

Ch. Aitzaz Ahsan: All right. All right, sir.

Mr. Chairman: You can argue,

کہ جی نہیں یہ پارٹی کی بات نہیں ہے یہ individual کی بات ہے

but I would like to hear you on this. I am not formulating any opinion on this. I am just putting it to you, the arguments raised on which I would like your assistance on the 4th.

No.2, the arguments raised by Prof. Sajid Mir that this does not apply to a member elect or to a person elected, it only applies to a member of the House.

No.3, again arguments raised on the other side thatcustody belongs to the court and the order cannot be passed directing the courts to comply with such an order.

یہ تین issues ہیں جس پر آپ کی مجھے assistance چاہیئے ہو گی تا کہ اگر آپ کو جانا بھی ہو تو کم از کم I have your learned arguments. So I am very keen to get your assistance on this point. These are the substantial legal points on which I would like particularly your assistance, باقی چھوٹے معاملے ہیں۔ تو چار کو انشاء اللہ۔ جی اور کیا مسئلہ ہے جناب اکرم شاہ صاحب۔

جناب اکرم شاہ ۔ جناب چیئرمین! میں اسی مسئلہ پر کچھ کہنا چاہ رہا تھا ۔

جناب چیئرمین: یہ مسئلہ اب ختم ہو گیا ہے ۔ یہ اب 4 کو آئے گا دوبارہ ۔

Any other point. No other point.

O.K., the House is adjourned to meet again,

کب جناب Thursday, tomorrow at 10.00 a.m. ایک منٹ جی before I do that مشاہد حسین صاحب there was a complaint by the honourable Senators کہ کل جو سینٹ میں کارروائی ہوئی ہے اس کو مناسب coverage نہیں دی گئی اور خیال ان کا یہ ہے کہ ایک تو آپ پر ان کا حق بنتا ہے کہ آپ ممبر سینٹ ہیں اور اگر ٹی وی والے کوئی ڈنڈی مار رہے ہیں تو مہربانی کر کے ان کو بتایا جائے کہ بھئی اس ایوان کا بھی خیال رکھیں اور ممبرز کو نظر انداز نہ کیا جائے۔

Mr. Mushahid Hussain Syed: Sir, there is absolutely no 'dandi', sir, let me make it clear. Since there were detailed proceedings in both Houses of Parliament. The television started first with the Senate after the English News Bulletin from 6.15 or 6.20 or so.

دو segments میں break کیا تھا اور جو نیشنل اسمبلی کی کارروائی تھی وہ 9.35p.m کے بعد کی تھی۔ اگر سینٹ کی بھی لیٹ کرتے تو وہ رات کو کوئی midnight تک جاتی تھی۔

and people would have missed with one of the most historic days in Parliament. But anyway, your point is well taken, sir.

Mr. Chairman: Anyhow, the members feel that they have a claim on you.

جناب مشاہد حسین سید۔ بلکہ ہم نے instructions بھی دی ہیں ۔ روز چار پانچ سینیٹرز کے interviews ہوں اور اس میں opposition بھی ہو، حلیف پارٹیز بھی ہوں اور ظاہر ہے مسلم لیگ بھی ہو۔

جناب چیئرمین: اچھا ۔ جی جناب اسلام الدین شیخ صاحب ۔

جناب اسلام الدین شیخ۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب بات یہ ہے کہ کل سینیٹ کی جتنی بھی کارروائی ہوئی، پتہ نہیں ہم پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں ، اس لئے ہمیں تو بالکل نظر انداز کیا گیا یا ہو سکتا ہے میری شکل اتنی اچھی نہ ہو کیونکہ میرے ساتھ بیٹھنے والے ممبران کو دکھایا جاتا ہے یا شاید میں independant member ہوں اس لئے نہیں دکھایا جاتا۔ پھر ہماری جو constituency کے لوگ پوچھتے ہیں کہ یار آپ سینٹ میں نہیں تھے۔

جناب چیئرمین: اگر آپ کو دکھایا جائے تو 87 آدمی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ، سب کو دکھایا جائے تو پھر یہ خبر نامہ تو نہیں ہو گا سینٹ نامہ ہو جائے گا ۔

جناب اسلام الدین شیخ۔ جناب سب کو دکھایا گیا لیکن اتفاق سے مجھے نہیں دکھایا گیا۔

جناب مشاہد حسین سید ۔ جناب انشاء اللہ ان کو بھی ٹی وی پر دکھائیں گے ۔

Mr. Chairman: O.K. Session will be held at 10.00 a.m.

اس کے بعد پھر دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے جو بھی مناسب ہو گا وہ دیکھی جائے گی ۔

So the House is adjourned to meet again tomorrow at 10.00 a.m.

(The House then adjourned to meet again at 10 O'clock in the morning on Thursday the 3rd April, 1997).